احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

خصوصی اشاعت

منگل 20 مارچ 2007ء

روزنامہ
الفضل

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 C.P.L 29-FD

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

منگل 20 مارچ 2007ء 1428 ہجری 20 امان 1386 ہش جلد 57-92 نمبر 62

بادشاہت اور حمد اسی کیلئے ہے

حضرت مغیرہ بن شعبہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نماز سے سلام پھیرنے کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ بادشاہت اور حمد اسی کیلئے ہے اور وہ ہر امر پر قادر ہے۔ اے اللہ تیری عطا کو کوئی روک نہیں سکتا۔ اور جو تو روک دے وہ کوئی عطا نہیں کرسکتا اور کسی بزرگی والے کی بزرگی تیرے مقابلہ میں کوئی فائدہ نہیں دے سکتی۔

(صحیح بخاری کتاب الدعوات باب الدعاء بعد الصلوٰۃ حدیث نمبر:5855)

اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس سے زندہ تعلق قائم کرنے کے متعلق حضرت مسیح موعود کے ارشادات

کیا ہی قادر و قیوم خدا ہے جس کو ہم نے پایا ہے۔ کیا ہی زبردست قدرتوں کا مالک ہے جس کو ہم نے دیکھا ہے

اے ہمارے قادر خدا تو کیا ہی بزرگ قدرتوں والا ہے

ہم نے اسے دیکھ لیا کہ دنیا کا وہی خدا ہے اس کے سوا کوئی نہیں۔ کیا ہی قادر اور قیوم خدا ہے جس کو ہم نے پایا۔ کیا ہی زبردست قدرتوں کا مالک ہے جس کو ہم نے دیکھا۔ سچ تو یہ ہے کہ اس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔ مگر وہی جو اس کی کتاب اور وعدہ کے برخلاف ہے...... جب تُو دعا کیلئے کھڑا ہو تو تجھے لازم ہے کہ یہ یقین رکھے کہ تیرا خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے تب تیری دعا منظور ہو گی۔ اور تو خدا کی قدرت کے عجائبات دیکھے گا جو ہم نے دیکھے ہیں اور ہماری گواہی رؤیت سے ہے نہ بطور قصہ کے...... ہمارے خدا میں بیشمار عجائبات ہیں۔ مگر وہی دیکھتے ہیں جو صدق اور وفا سے اس کے ہو گئے ہیں۔ وہ غیروں پر جو اس کی قدرتوں پر یقین نہیں رکھتے اور اس کے صادق وفادار نہیں ہیں وہ عجائبات ظاہر نہیں کرتا۔

کیا بدبخت وہ انسان ہے جس کو اب تک یہ پتہ نہیں کہ اس کا ایک خدا ہے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے۔ اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ **اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو۔ کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھادوں۔ کس دف سے میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں۔ اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سننے کیلئے لوگوں کے کان کھلیں۔** (کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 20 تا 22)

جب میں ان بڑے بڑے اجرام کو دیکھتا ہوں اور ان کی عظمت اور عجائبات پر غور کرتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ صرف ارادۂ الٰہی سے اور اس کے اشارہ سے ہی سب کچھ ہو گیا۔ تو میری روح بے اختیار بول اٹھتی ہے کہ اے ہمارے قادر خدا تو کیا ہی بزرگ قدرتوں والا ہے۔ تیرے کام کیسے عجیب اور وراء العقل ہیں۔ نادان ہے وہ جو تیری قدرتوں سے انکار کرے...... ہمارا زندہ حی و قیوم خدا ہم سے انسان کی طرح باتیں کرتا ہے۔ ہم ایک بات پوچھتے اور دعا کرتے ہیں تو وہ قدرت کے بھرے ہوئے الفاظ کے ساتھ جواب دیتا ہے۔ اگر یہ سلسلہ ہزار مرتبہ تک بھی جاری رہے۔ تب بھی وہ جواب دینے سے اعراض نہیں کرتا۔ وہ اپنے کلام میں عجیب در عجیب غیب کی باتیں ظاہر کرتا ہے اور خارق عادت قدرتوں کے نظارے دکھلاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ یقین کرا دیتا ہے کہ وہ وہی ہے جس کو خدا کہنا چاہئے۔ دعائیں قبول کرتا ہے۔ اور قبول کرنے کی اطلاع دیتا ہے وہ بڑی بڑی مشکلات حل کرتا ہے اور جو مُردوں کی طرح بیمار ہوں ان کو بھی کثرت دعا سے زندہ کر دیتا ہے اور یہ سب ارادے قبل از وقت اپنے کلام سے بتلا دیتا ہے۔ خدا وہی خدا ہے۔ جو ہمارا خدا ہے۔

(نسیم دعوت روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 425و448)

خدا تعالیٰ جو ہمارا خدا کہلاتا ہے اس کی خدائی کی اصل حقیقت ہی یہی ہے کہ وہ ایک مبدء فیض وجود ہے جس کے ہاتھ سے وہ سب وجودوں کا نمود ہے اسی سے اس کا استحقاق معبودیت پیدا ہوتا ہے اور اسی سے ہم بخوشی دل قبول کرتے ہیں کہ اس کا ہمارے بدن و دل و جان پر قبضہ استحقاقی قبضہ ہے کیونکہ ہم کچھ بھی نہ تھے اسی نے ہم کو وجود بخشا۔ پس جس نے عدم سے ہمیں موجود کیا وہ کامل استحقاق سے ہمارا مالک ہے۔ (شحنۂ حق روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 428)

غرض اس قسم کی ناپاک زندگی جو حقیقت میں گناہ کی لعنت ہے وہ عام ہو رہی ہے اور وہ پاک زندگی جو گناہ سے بچ کر مِلتی ہے۔ وہ ایک لعلِ تاباں ہے جو کسی کے پاس نہیں ہے ہاں۔ خدا تعالیٰ نے وہ لعلِ تاباں مجھے دیا ہے اور مجھے اس نے مامور کیا ہے کہ میں دنیا کو اس لعلِ تاباں کے حصول کی راہ بتا دوں۔ اس راہ پر چل کر میں دعوے سے کہتا ہوں کہ ہر ایک شخص یقیناً یقیناً اس کو حاصل کرلے گا اور وہ ذریعہ اور وہ راہ جس سے یہ ملتا ہے ایک ہی ہے جس کو خدا کی سچی معرفت کہتے ہیں۔ درحقیقت یہ مسئلہ بڑا مشکل اور نازک مسئلہ ہے، کیونکہ ایک مشکل امر پر موقوف ہے۔ فلاسفر جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے آسماں اور زمین کو دیکھ کر اور دوسرے مصنوعات کی ترتیب ابلغ و محکم پر نظر کر کے صرف اتنا بتاتا ہے کہ کوئی صانع ہونا چاہئے، مگر میں اس سے بلند تر مقام پر لے جاتا ہوں اور اپنے ذاتی تجربوں کی بناء پر کہتا ہوں کہ خدا ہے۔ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 12)

تمام مخلوقات اجرامِ فلکی سے لے کر اَرضی تک اپنی بناوٹ ہی میں عُبودیت کا رنگ رکھتی ہیں۔ ہر پتّے سے یہ پتہ ملتا ہے اور ہر شاخ اور آواز سے یہ صدا نکلتی ہے کہ اُلوہیّت اپنا کام کر رہی ہے۔ اس کے عمیق در عمیق تصّرفات جن کو ہم خیال اور قوت سے بیان نہیں کر سکتے، بلکہ کامل طور پر سمجھ بھی نہیں سکتے۔ اپنا کام کر رہے ہیں، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ (......البقرہ:256) اللہ تعالیٰ ہی ایک ایسی ذات ہے جو جامع صفات کاملہ اور ہر ایک نقص سے منزّہ ہے۔ وہی مستحق عبادات ہے۔ اسی کا وجود بدیہی الثبوت ہے۔ کیونکہ وہ حیّ بالذّات اور قائم بالذّات ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 72)

اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر صدی کے سر پر ایسے لوگ کھڑا کرتا رہے گا جو اس کے دین کی تجدید کرتے رہیں گے (حدیث نبویؐ)

معروف مجددین امت محمدیہ۔ تعارف اور خدمات

پہلی صدی نبوت اور خلافت کی صدی ہے۔ بعد کی ہر صدی میں سے ایک بزرگ کا انتخاب کیا گیا ہے۔ 12 صدیوں کے 12 ستارے

عبدالسمیع خان

صدی	نام ونسب	زمانہ سن ہجری	علاقہ	تصانیف	مقام واہم خدمات
دوسری	حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ آپ کی والدہ ام عاصم حضرت عمرؓ کی پوتی تھیں۔	61 تا 101ھ زمانہ حکومت 99 تا 101ھ	حمص (شام) حکومت دمشق	تدوین حدیث کے لئے خصوصی کوشش کی اور ذخیرہ روایات قلمبند کرنے کے لئے حکومتی سطح پر کارروائی کی۔ اور اس مقصد کے لئے علماء کے وظائف مقرر کئے۔	واحد مجدد جو اسلامی حکومت کے سربراہ بھی تھے۔ بعض کے نزدیک خلیفہ راشد بھی ہیں۔ بدرسومات کو ختم کیا۔ ہندوستان کے سات راجاؤں کو اسلام کی دعوت دی۔
تیسری	حضرت امام شافعیؒ ابوعبداللہ محمد بن ادریس	150 تا 204ھ	پیدائش: غزہ (فلسطین) وفات: فسطاط (مصر)	71 کتب ہیں۔ کتاب الام ۔ احکام القرآن۔ اختلاف السنن۔ کتاب المبسوط۔ صفۃ الامر والنہی۔ سیرالاوزاعی۔ ابطال الاستحسان	فقہ اسلامی کے مشہور امام۔ امام احمد بن حنبل آپ کو حدیث مجددین کا مصداق قرار دیتے ہیں۔ خواب میں رسول اللہ نے احیائے دین کی خدمت کی بشارت دی۔ علم اصول فقہ کی بنیاد ڈالی۔
چوتھی	حضرت ابوالحسن اشعریؒ علی بن اسماعیل آپ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کی نسل سے ہیں	202 تا 324ھ	پیدائش: بصرہ وفات: بغداد	100 کے قریب کتب۔ مقالات الاسلامیین۔ الفصول۔ کتاب الاجتہاد	امام المتکلمین اور ناصر سنت لقب ہے۔ معتزلہ کے خلاف قلمی سرگرمیاں
پانچویں	حضرت ابوبکر باقلانیؒ محمد بن طیب بن جعفر	338 تا 403ھ	پیدائش: بصرہ وفات: بغداد	55 کتب ہیں۔ اعجاز القرآن۔ کتاب الاصول۔ کتاب الانصاف۔ کشف الاسرار۔ دقائق الکلام۔ کتاب الامامہ۔ کتاب البیان	ابوالحسن اشعری کے کام کو آگے بڑھایا۔ معتزلہ کے خلاف قلمی جہاد۔ قسطنطنیہ کے پادریوں سے مناظرے کئے
چھٹی	حضرت سید عبدالقادر جیلانیؒ حضرت علیؓ کی نسل سے ہیں	470 تا 561ھ	بغداد	فتوح الغیب۔ الفتح الربانی۔ سرالاسرار۔ الفیوضات الروحانیہ۔ تحفۃ المتقین ۔ جلاء الخاطر۔ آداب السلوک۔ حزب الرجاء۔ غنیۃ الطالبین	کان مجدد زمانہ (حمامۃ البشریٰ)۔ آپ نے فرمایا میں نائب رسول اور آپ کا وارث اور تم پر حجت ہوں۔ میرا قدم ہر ولی کی گردن پر ہے۔ رسول اللہ اور حضرت علی نے خواب میں وعظ کی ہدایت فرمائی۔ شرک کے خلاف جہاد کیا۔
ساتویں	حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری حسنی حسینی سید ہیں	536 تا 633ھ	سیستان، خراسان وفات: اجمیر شریف	دیوان معین، گنج الاسرار، انیس الارواح، احادیث المعارف، رسالہ وجودیہ، دلیل العارفین (ملفوظات)	ہندوستان کے نامور مبلغ اسلام۔ روحانی علوم کے 4 ائمہ میں سے ہیں۔ (حضرت مصلح موعود)۔ لقب سلطان الہند۔ رسول اللہ نے ہندوستان میں تبلیغ کا ارشاد فرمایا۔
آٹھویں	حضرت امام ابن تیمیہؒ ابوالعباس احمد بن شہاب	661 تا 728ھ	دمشق	400 کتب ہیں۔ الرد علی البکری۔ الرد علی الفلاسفۃ۔ التبیان۔ رسالۃ القیاس۔ رسالۃ الفرقان	تاتاریوں کے خلاف جہاد بالسیف کیا۔ علم کلام اور فقہ میں خاص خدمات۔ فلسفہ اور قبر پرستی کا رد کیا۔
نویں	حضرت امام ابن حجر عسقلانیؒ ابوالفضل شہاب الدین احمد بن علی	773 تا 852ھ	مصر	500 کتب ہیں۔ فتح الباری۔ بلوغ المرام۔ منبہات ابن حجر۔ تہذیب۔ التہذیب	محدث، مفسر تھے۔ لقب حافظ حدیث۔ حدیث اور فقہ پر خاص دسترس رکھتے تھے۔
دسویں	حضرت امام جلال الدین السیوطیؒ ابوالفضل محمد الشافعی	849 تا 911ھ	قاہرہ (مصر)	576 کتب ہیں۔ درمنثور۔ الجامع الصغیر۔ الخصائص الکبری۔ تاریخ الخلفاء۔ مشکلات القرآن	مجدد ہونے کا دعویٰ تھا۔ علم تفسیر وحدیث میں کمال حاصل تھا۔
گیارہویں	حضرت مجدد الف ثانیؒ شیخ احمد فاروقی سرہندی	971 تا 1034ھ	سرہند (ہندوستان)	مکتوبات مجدد الف ثانی۔ معارف لدنیہ۔ مبدأ و معاد	اکبر کے دین الٰہی اور جہانگیر کی بدرسوم کے خلاف مزاحمت کی۔ مجدد ہونے کا دعویٰ کیا۔ مسیح موعود کی مخالفت کی پیشگوئی کی۔
بارہویں	حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی۔ عظیم الدین شاہ حضرت عمرؓ کی نسل سے تھے۔	1114 تا 1176ھ	دہلی (ہندوستان)	25 کتب ہیں۔ التفہیمات الالٰہیہ۔ الفوز الکبیر۔ حجۃ اللہ البالغۃ۔ الخیر الکثیر ۔ فیوض الحرمین۔ ازالۃ الخفا	پہلا ترجمہ قرآن بزبان فارسی کیا۔ عقیدہ ناسخ منسوخ کو 5 آیات تک پہنچایا۔ مجددیت کا دعویٰ کیا۔
تیرہویں	حضرت سید احمد شہید بریلویؒ	1201 تا 1246ھ	پیدائش: رائے بریلی (ہندوستان) شہادت: بالاکوٹ	تنبیہ الغافلین ۔ صراط مستقیم ملہمات احمدیہ فی الطریق المحمدیہ	امامت کا دعویٰ کیا۔ بدعات کے خلاف تعلیم دی۔ سکھوں کے خلاف جہاد بالسیف کیا۔ شہید مجدد ارہاص حضرت مسیح موعود

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/8 روپے

تبرکات

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ

میرا دل ان یادوں سے کبھی بھر نہیں سکتا۔ نیک خصائل پاک شمائل

ذکر حبیب۔ سیرت مسیح موعود کے عینی مشاہدات

آج مجھے پھر اپنی پیاری بہن اور بھاوج مریم صدیقہ کے اصرار پر آپ کی خدمت میں حاضر ہونا پڑا۔ میرا خیال تھا کہ چند روایات ہی تو ہیں جن میں سے اکثر گھریلو باتوں یا بھائیوں اور خود اپنی ذات سے تعلق رکھتی ہیں۔ اہم تو تھوڑی ہی ہوں گی۔ ایک دو الفضل میں شائع ہو چکی ہیں اور کافی پہلے بھی لکھی یا کہی جا چکی ہیں۔ چونکہ انہوں نے کہا کہ اکثر نئے لوگ بھی تو ہوتے ہیں ان کو پرانی باتیں سنانے میں کیا ہرج ہے۔ بے شک تکرار ہو جائے کوشش تو کی ہے کہ تکرار نہ ہو۔ مگر اس وقت کاپی یادداشت کی بھی دیکھ نہ سکی جلدی میں۔ اب جو کچھ میرے پاس باقی ہیں انشاء اللہ تعالیٰ بشرط توفیق وحیات پھر کبھی۔ یہ جو بھی ہے سرسری بہت جلدی میں لکھ دیا ہے اور خود میرے دل سے پوچھئے تو میرے لئے اس ذکر حبیب اور ان یادوں میں ہر دم تازہ لذت وسرور ہے۔ میرا دل اس ذکر، ان یادوں اور ان تصورات سے کبھی بھر نہیں سکتا۔ میرے دل میں حضرت مسیح موعود کی بات بیان کرتے ہوئے یہ جوش پیدا ہوتا ہے کہ کاش جس طرح میں آج بھی آپ کا روشن چہرہ، آپ کی ہر حرکت گویا اس وقت بھی دیکھ رہی ہوں اور آپ کی آواز میرے کانوں سے دل میں اتر رہی ہے۔ کوئی طریقہ ایسا ہوتا کہ میں اپنی آنکھوں سے آپ کو دکھا سکتی۔ خیر آپ کی سیرت کا نقشہ آپ کی وہ تعلیم ہے جو آپ کی کتب، آپ کے مبارک خلفاء آپ کو دکھاتے رہے ہیں اور اب بھی ایک خاص مبارک وجود آپ کو دکھا رہا ہے۔ مگر اس دیکھنے کے لئے روحانی آنکھوں کی ضرورت ہے۔ خدا آپ سب کو توفیق بخشے۔ ہر گھڑی نور ایمان زیادہ ہو۔

آپ نے بچپن سے مجھ پر بے حد شفقت فرمائی حتیٰ کہ حضرت اماں جان بھی مناسب تربیت کے لئے کچھ کہتی تھیں تو آپ ان کو بھی روکتے تھے کہ اس کو کچھ نہ کہو ہمارے گھر چند روزہ مہمان ہے۔ یہ ہمیں کیا یاد کرے گی۔ میں چھوٹی تھی تو رات کو اکثر ڈر کر آپ کے بستر میں جا گھستی۔ جب ذرا بڑی ہونے لگی تو آپ نے فرمایا کہ جب بچے بڑے ہونے لگتے ہیں (اس وقت میری عمر کوئی پانچ سال کی تھی) تو پھر بستر میں اس طرح نہیں آ گھسا کرتے۔ میں تو اکثر جاگتا رہتا ہوں۔ تم چاہے سو دفعہ مجھے آواز دو میں جواب دوں گا اور پھر تم نہیں ڈرو گی۔ اپنے بستر سے ہی مجھے پکار لیا کرو۔ پھر میں نے بستر پر کود کر آپ کو تنگ کرنا چھوڑ دیا۔ جب ڈر لگتا پکار لیتی۔ آپ فوراً جواب دیتے۔ پھر خوف اور ڈر لگنا ہی ہٹ گیا۔ میرا پلنگ آپ کے پلنگ کے پاس ہی ہمیشہ رہا بجز چند دنوں کے، جب مجھے کھانسی ہوئی تو حضرت اماں جان بہلا پھلسا کر ذرا دور بستر بچھوا دیتی تھیں کہ تمہارے ابا کو تکلیف ہوگی۔ مگر آپ خود اٹھ کر سوتی ہوئی کا میرا سر اٹھا کر ہمیشہ کھانسی کی دوا مجھے پلاتے تھے۔ آخری شب بھی جس روز آپ کا وصال ہوا میرا بستر آپ کے قریب بالکل قریب ہی تھا کہ بس ایک آدمی ذرا گزر سکے۔ اتنا فاصلہ ضرور ہوتا۔ مگر اس وقت کی تفصیل لکھنے کی اس وقت طاقت نہیں پاتی۔

ایک بار میرے چھوٹے بھائی صاحب حضرت مرزا شریف احمد نے وہ بھی آخر بچہ ہی تھے۔ اصرار کیا کہ میرا پلنگ بھی ابا کے قریب بچھا دیں میں نے اپنی جگہ چھوڑنا نہیں مانا۔ حضرت اماں جان نے کہا یہ ہمیشہ پاس لیٹتی ہے کیا ہو گیا۔ آخر شریف کا بھی دل چاہتا ہے۔ اگر دو دن یہ اپنی ضد ذرا چھوڑ دے بھائی کو لیٹنے دے تو کیا ہرج ہو جائے مگر حضرت مسیح موعود نے فرمایا نہیں یہ لڑکی ہے اس کا دل رکھنا ضروری ہے۔ حالانکہ حضرت اماں جان کی خاطر آپ کو بہت عزیز رہتی تھی۔ حضرت اماں جان چھوٹے بھائی صاحب کو لے کر اس رات ان کی دلجوئی کے لئے خود بھی بیت الدعاء میں زمین پر ان کو ساتھ لے کر سوئیں میرا بستر وہیں رہا۔ لیکن مجھے یاد ہے کہ اس بات پر پھر میرا دل بھی دکھا اور ندامت محسوس ہوئی۔ آپ لیٹے ہوتے تھے میں دیکھتی جب آنکھ کھلتی آپ کے لب مبارک ہل رہے ہیں اور اکثر آپ اٹھتے اور کاپی پر جو الہامات لکھتے۔ لکھتے دیکھ کر میں سمجھ جاتی تھی کہ الہام ہوا ہے۔ آپ کی ہلکی ہلکی آواز مجھے یاد ہے کہ کثرت سے سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم آپ پڑھتے رہتے تھے۔

مجھے خوشی ہے کہ اپنی عمر کے کم از کم 9 سال راتوں اور اکثر دن کا حصہ بجز کھیلنے اور پڑھنے کے اوقات کے آپ کا قرب مجھے حاصل رہا اور صد ہزار احسان ہے میرے پیارے میرے محسن خدا کا کہ مجھے اکثر باتیں اور خصوصاً آپ کا نورانی چہرہ مبارک، آپ کا سونا، آپ کا جاگنا، آپ کا ٹہلنا، لکھنا، نماز پڑھنا، چلنا پھرنا، طرز تکلم، بہت صفائی سے یاد رہا۔ میرے دل میں جو ہر وقت آپ کی یاد رہی۔ اس نے مجھے بھولنے نہیں دیا۔ اس وقت بھی میں گویا آپ کو دیکھ رہی ہوں۔

ع

وہ چل رہے ہیں وہ پھر رہے ہیں وہ آ رہے ہیں وہ جا رہے ہیں

میں بڑی خوشی سے آپ کو دبایا بھی کرتی تھی۔ ایک بار آپ بہت تکان محسوس کر رہے تھے فرمایا میری سوٹی پکڑ کر میری رانوں پر کھڑی ہو کر دباؤ۔ میں کھڑی ہو گئی۔ تو آپ نے میرے پاؤں اپنے ہاتھ سے پکڑ کر درست کئے کہ جب کھڑے ہو کر اس طرح دباتے ہیں تو پاؤں ٹیڑھے رکھتے ہیں۔ یعنی ایک پنجہ ادھر ایک ادھر اس سے ایڑی کا دباؤ تکلیف نہیں دیتا۔

اور دوسروں کی خدمت سے بھی آپ خوش ہوتے۔ ایک ضعیفہ مائی تابی نام ہمارے گھر میں رہا کرتی تھیں۔ دائمی سر درد کی مریضہ تھیں۔ آپ ان کا بہت خیال رکھتے۔ دوائیں بھی دیتے اور بادام کا شیرہ ان کو پلواتے۔ میں مائی تابی کا شیرہ رگڑ رگڑ کر اکثر اس کو پلاتی تو بہت دعائیں دیا کرتی تھی اور مجھے احساس تھا کہ آپ بھی میرے اس کام سے خوش ہوں گے۔

مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم آپ کے محبوب (رفیق) تھے۔ ان کی وفات کے بعد ان کی بیوی کا جن کو سب مولویانی کہتے تھے آپ نے بہت خیال رکھا۔ ان کی بہت دلداری فرماتے وہ مجھے بہت چاہتی تھیں۔ میں ان سے بہت مانوس تھی۔ آپ کبھی فرماتے کہ تم نے مولویانی کو بھی لتاڑا وہ بھی ٹانگوں پر کھڑا کر کے دبواتی تھیں اور اس کو لتاڑنا کہا کرتی تھیں۔ میں آپ کے اتنا کہنے پر بڑی خوشی سے مولویانی کو خوب لتاڑا کرتی وہ میرا ہاتھ پکڑے رکھتیں کہ گر نہ جائے۔

کبھی آپ حضرت اماں جان کے فرمانے پر کہ لڑکیوں کی اتنی ناز برداری ٹھیک نہیں ہوتی۔ لڑکیوں کی قسمت کی کیا خبر آپ مسکرا کر فرماتے:

''خدا شکر خورے کو شکر دیتا ہے تم فکر نہ کرو''

ایسا کئی بار میرے سامنے فرمایا میں پیسے مانگتی تو جو پہلی بار ہاتھ میں آ جاتا پکڑا دیتے جو اکثر میری طلب سے زیادہ ہوتا تھا۔ آپ فرماتے کہ تمہاری قسمت ہے۔ تھوڑا مانگتی ہو بہت ہاتھ میں آ جاتا ہے۔ اب یہی لو میں واپس کیوں رکھوں۔ ایک بار میں نے دو آنے مانگے روپیہ نکالا اور فرمایا مانگے دو آنے نکل آیا روپیہ یہ تو تمہاری قسمت ہے۔ اس دن صحن میں (بڑی بھابی جان والے) ٹہل رہے تھے۔

میں بالکل چھوٹی تھی گرمیوں کے دوپہر میں ہم سب نیچے کے کمروں میں رہا کرتے تھے۔ بلکہ سردی کی راتیں بھی مجھے ان کمروں میں سونا یاد ہے پھر پلیگ جب ملک میں پھیلی تو آپ نے نیچے کی رہائش ترک کر دی تھی۔ میں نے کہا مجھے لیچیاں دیں مگر قادیان میں ہر چیز کہاں ملتی اور نہ ابھی تک کہیں باہر سے آئی تھیں۔ حضرت اماں جان نے فرمایا اس کی باتیں تو دیکھیں بے وقت لیچیوں کی فرمائش اب کر رہی ہے۔ میں خفا سی ہو کر دوسرے کمرے میں جا کر لیٹ رہی اور سو گئی۔ وہ کمرہ تھا جو ہمارے قادیان والے گھر کے صحن میں داخل ہو کر بائیں ہاتھ ایک برآمدہ اور پیچھے کمرہ ہے۔ اس کے ساتھ ہی گول کمرہ ہے۔ مگر آپ کو کیا سمجھ میں آئے گا۔ سوتے سوتے میری آنکھ کھلی تو آپ مجھے دونوں ہاتھوں پر اٹھائے لئے جا رہے تھے۔ جا کر مجھے گود سے اتار کر بھرے ہوئے لیچیوں کے ٹوکرے کے پاس بٹھا کر کہا لو کھاؤ اور حضرت اماں جان سے فرمایا کہ دیکھو چیز یہ مانگتی ہے۔ اللہ تعالیٰ بھیج دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ مجھے دعاؤں کی توفیق بخشتا رہے اور میری دعاؤں کو اپنی رحمت وکرم کے واسطے سے قبولیت کا شرف بخشے وہ تو بچپن تھا۔ معصومیت کا زمانہ تھا۔

میری یاد کا زمانہ حضرت مسیح موعود کی نسبتاً کمزوری کا زمانہ تھا جیسے اکثر روزے سے معذوری۔ مجھے ایک دفعہ سحری کھانا آپ کا یاد ہے۔ دوران سر کے وقت بیٹھ کر نماز ادا کر لینا یا آخری ایام میں اکثر ضعف کی وجہ سے مغرب وعشاء کی نمازیں اندر زنانہ میں باجماعت ادا فرما لینا مگر باوجود اس کے آپ کے کاموں میں کبھی سستی یا رکاوٹ نظر نہیں آئی۔ وقت میں اتنی برکت اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی تھی کہ اب سوچ کر حیرت ہوتی ہے کہ وہ چوبیس گھنٹہ کے شب وروز تھے کہ 48 گھنٹہ سے بھی زیادہ تھے۔ دن بھر بیٹھ کر بھی لکھنا اور ٹہل کر بھی لکھنا۔ آپ زیادہ تر تحریر فرماتے اور ٹہلتے جاتے۔ ایک اونچی تپائی پر دوات رکھی رہتی۔ نب ٹیڑھی نوک کا باریک ہوتا تھا۔ چلتے چلتے ہولڈر ڈبو لیتے اور لکھتے رہتے۔ اسی میں دوسروں کی بات بھی سننا، جواب بھی دینا، لوگوں کو دوا دارو بھی دینا اور پھر وہی روانی۔ آپ کا قلم گویا خدائے کریم کے ہاتھ میں تھا۔ کوئی دوسرا ہو تو ذرا سی گڑبڑ میں سب کچھ بھول جائے۔ مضمون ہی خبط ہو جائے۔ مگر وہ تو اللہ تعالیٰ کا نور تھے۔ تمام طاقتیں سب کام وہی اپنے کرم سے کروا رہا ہوتا تھا۔ پھر ڈاک بھی تمام دیکھنا، لنگر کا بوجھ الگ، مہمانوں کا فکر الگ کہ کسی کو تکلیف نہ پہنچے۔ کوئی کھانے وغیرہ میں کمی نہ رہ جائے۔ کسی قسم کی کسی کو بے آرامی نہ ہو۔ دوستوں سے ملاقاتیں بھی تھیں۔ لمبی سیر کو باہر بھی جاتے۔ زبانی نصائح اور روحانیت کے خزانے بھی لٹائے جاتے تھے ہر مجلس میں۔ اتنی مصروفیت پھر اس قدر زیادہ غم (دین) کا بار کاندھوں پر اپنے مشن یعنی جو کام اللہ تعالیٰ نے آپ کے سپرد کیا تھا اس کی اہمیت کا اندازہ اس ذمہ داری کا احساس خود آپ سے بڑھ کر کس کو ہو سکتا تھا۔ ہر وقت کام اور عشق صادق کا کام، ایمان کامل کا کام۔ حق الیقین ہے کہ میں مقرر کردہ ہوں خدائے برتر کا۔ مجھے اس نے اس خدمت کے لئے بھیجا ہے۔ پھر سوچنا چاہئے کہ ایک عالم کو نیا عالم بنا دینے کی ذمہ داری جس کے سپرد کر دی گئی اس پر کتنا بار نہ ہوگا؟ باوجود اس ایمان کے کہ میرا مولا ہر قدم پر میرا معین و نصیر ہے۔ پھر بھی جس کو جتنا ایمان ویقین ہو اتنا ہی احساس فرض وذمہ داری بھی زیادہ اور اتنی ہی تڑپ سے لگن ہوتی ہے کہ میرے مولا، میرے حبیب، میرے مالک، میرے خالق کا منشاء احسن طریق سے

اور کامل طور پر پورا ہو جائے۔

اس پر آپ تھے کہ دل بھی یار میں اور ہاتھ بھی کار دوست میں۔ دماغ بھی اسی کے تصور میں اسی کے عشق میں محو۔ پھر بھی اس کے مقرر کردہ حقوق احسن طریق اور بشاشت سے ادا فرمائے جاتے ہیں۔ بچوں پر شفقت، ان کی ناز برداری مہمانوں اور اپنے پروانوں کا جو اپنے گھر بار ترک کر کے اس شمع فروزاں کے گرد جمع تھے۔ ہر وقت ہر صورت خیال رکھنا، دیکھنے والوں کو صاف نظر آ رہا تھا کہ یہ خدا تعالیٰ کی بخشی ہوئی بہت خاص طاقت کام کر رہی ہے۔

واقعی وہ ایک نور تھا سراپا نور۔ میں تو سمجھ ہی نہیں سکتی کہ جس نے وہ چہرہ دیکھا وہ پھر احمدیت کو ترک کیسے کر سکتا ہے؟ اور اس کے ایمان و عقائد میں خلل کیسے آ سکتا ہے؟ بجز اس کے کہ ایسے شخص کی روح (خدا تعالیٰ ہم سب کو محفوظ رکھے) کسی خاص وجہ سے عذاب الٰہی کی مستحق ہو کر مردہ نہ ہو گئی ہو۔ میں تو چھوٹی تھی اتنی علم و عقل کی مالک بھی نہ تھی مگر اسی نور کا پرتو تھا کہ اتنی فراست اس زمانہ میں بھی تھی کہ مجھے اپنا سوچنا یاد آتا ہے۔ کس طرح لوگ ایسے نورانی چہرے والے ایسے پاکیزہ اعمال والے، اتنے بڑے عاشق الٰہی کو بُرا یا (نعوذ باللہ) جھوٹا کہہ سکتے ہیں؟

آپ ظاہر و باطن ایک آئینہ شفاف کی مانند تھے۔ جس میں سورج کی چمک سے نور ہی نور نظر آتا ہو۔ مگر آنکھ کے اندھوں کے لئے سو سو حجاب حائل ہوتے ہیں۔ آپ کا جسم بھی مصفّٰی تھا۔ گرمی اور پسینوں کی شدت میں بھی کبھی بوئے ناخوش آپ میں سے نہیں آتی تھی۔ ہمیشہ ایک ہلکی ہلکی مہک آتی رہتی۔ مشک کی خوشبو آپ کے پسینہ میں معلوم ہوتی تھی۔ جب نہا کر نکلتے تو گیلا گیلا بدن ململ کے کرتے میں سے صاف شفاف نظر آتا۔ نرم نرم بالوں میں نمی سی اور چند قطرے پانی کے، جو بدن خشک کرنے کے بعد بھی سر میں باقی رہتے، بہت ہی پیارے لگتے تھے۔

آپ کا قد بالکل راست تھا۔ ذرا بھی کمزوری اور جھکاؤ نہ آیا تھا، نہ پیشانی نہ چہرے پر کوئی جھری تھی۔ صرف آنکھوں کے کوئیوں کے پاس ذرا ذرا بل سے تھے جو جوانوں کے بھی پڑ جاتے ہیں۔ غرض اتنی محنت، بے حد کام اور اس پر عارضہ دوران سر اور کثرت پیشاب کا جو عارضہ تھا۔ ان سب کے باوجود کوئی اثر آپ کے چہرہ مبارک پر ہرگز ہرگز نہ تھا......

میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ آپ نبی کریم ﷺ کا ذکر کر رہے ہوں اور آپ کی آنکھیں اشک آلود نہ ہو گئی ہوں۔ بات کرتے جاتے اور انگلی سے گوشہ ہائے چشم سے ٹپکتے آنسو پونچھتے جاتے تھے۔

گو پہلے لکھے ہوئے ہیں مگر پھر دوبارہ ایک دو واقعات عشق رسول کریم ﷺ کا، جو آپ کے دل و جان کا جزو تھا، سناتی ہوں مگر ذرا مختصر کر کے۔ آپ باغ میں چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے۔ میں اور مبارک ایک کچھوا آپ کو دکھانے کو لائے۔ پھر آپ نے فرمایا آؤ آج تم کو محرم کی کہانی سنائیں۔ ہم دونوں پاس بیٹھ گئے۔ (یہ ماہ محرم کا پہلا عشرہ تھا) آپ نے شہادت حضرت امام حسین علیہ السلام کے واقعات سنانا شروع کئے۔ فرمایا وہ ہمارے نبی کریم ﷺ کے نواسے تھے۔ ان کو منافقوں نے ظالموں نے بھوکا پیاسا کربلا کے میدان میں شہید کر دیا۔ فرمایا اس دن آسمان سرخ ہو گیا تھا۔ چالیس روز کے اندر قاتلوں ظالموں کو خدا تعالیٰ کے غضب نے پکڑ لیا۔ کوئی کوڑھی ہو کر مرا کسی پر کوئی عذاب آیا اور کسی پر کوئی۔ یزید کے ذکر پر یزید پلید فرماتے تھے۔ کافی لمبے واقعات آپ نے سنائے۔ حالت یہ تھی کہ آپ پر رقت طاری تھی۔ آنسو بہنے لگے تھے جن کو آپ انگشت شہادت سے پونچھتے جاتے تھے۔ وہ کیفیت مجھے ہمیشہ یاد آتی ہے...... دو بچوں کے سامنے گھر کی تنہائی میں وہ قیمتی آنسو وہ خون دل کے قطرے، وہ انمول موتی اور جگہ یہ دنیا میں کہاں پائے جا سکتے ہیں؟ وہ جذبہ صادق وہ درد تو اسی عاشق صادق محمد رسول اللہ ﷺ کا ہی حصہ تھا۔

ایک دفعہ حضرت اماں جان نے کہا ایک شخص نے کہلایا ہے (نام نہیں لکھتی) کہ فلاں سید زادی سے میرے رشتہ کی آپ سفارش کر دیں اور تحریک فرمائیں۔ میں پاس بیٹھی تھی۔ آپ نے جواب دیا۔ میں نہیں کہہ سکتا۔ میری زبان کو زیب نہیں دیتا کہ ایک لڑکی جو آل رسول کریمؐ سے منسوب ہے سید زادی کہلاتی ہے میں اس کا پیغام ایسے شخص کے لئے دوں جس کی قوم ہمارے ملک میں ایک گھٹیا قوم کہلاتی ہے۔ بیشک...... احمدیت کی تعلیم یہی ہے اور آپ خود فرماتے تھے کہ ذات پات کا خیال نہ کرو اور نیکی تقویٰ دیکھو۔ مگر وہ شریعت ہے۔ یہ رنگ عشق و محبت کا تھا اور اپنے محبوب آقا کا ادب تھا۔ ایک خاص جذبہ تھا جس نے یہ الفاظ آپ کی زبان سے نکلوائے۔ نہ معلوم کتنا جذبات عشق و احترام سے معمور اس وقت آپ کا دل ہو گا کہ آپ اس بات کو کہنا برداشت نہ کر سکے۔ آپ نے یہ نہیں کہا کہ وہ شخص پیغام نہ دے۔ صرف اپنے جذبہ عشق و احترام کے جوش میں یہ کہا کہ میری زبان کو زیب نہیں دیتا۔ یہ امر آپ لوگ مدنظر رکھیں۔

اپنے سب سے بڑھ کر محبوب ذات باری تعالیٰ کا عشق بھی جو آپ کے روح و تن کے ذرہ ذرہ میں موجزن تھا۔ آپ کے ہر ہر قول و فعل سے ہر وقت نمایاں نظر آتا تھا۔ **میں نے بغیر اوقات نماز کے بھی آپ کو اپنے رب کریم کو تڑپ تڑپ کر پکارتے سنا ہے۔ میرے پیارے اللہ میرے پیارے اللہ کی آواز گویا اس وقت بھی سن رہی ہوں اور آپ کے آنسو بہتے دیکھ رہی ہوں۔**

اپنے پیارے ازلی ابدی خدا تعالیٰ کے لئے غیرت کا ایک نمونہ چشم دید پیش کرتی ہیں۔ آپ حجرہ میں تھے باہر جانے کو تیار تھے۔ میں آپ کے پاس تھی۔ حضرت اماں جان سامنے کھپریل میں تھیں۔ ہماری تائی صاحبہ کی خادمہ خاص (جو تائی صاحبہ کے قریباً ساتھ ہی احمدی بھی ہو گئی اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہے) حضرت اماں جان کے پاس آئی اور اپنی طرف سے عزیز داری سمجھ کر آپ کے پاس ہمارے چچا مرزا امام الدین کی وفات پر اظہار افسوس کرنے لگی جس وقت اس کے منہ سے یہ لفظ نکل رہے تھے کہ ”بڑا ہی چنگا بندہ سی وغیرہ“۔ حضرت مسیح موعود باہر نکلے۔ آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو رہا تھا۔ آپ نے اپنا عصا زمین پر مار کر کہا۔

”بدبخت تو میرے گھر میں میرے خدا کے دشمن کی تعریف کرتی ہے“۔

ایسا جلال آپ کی آواز میں تھا کہ وہ تو سرپٹ بھاگی، مرزا امام الدین دہریہ تھے۔ آپ کب گوارا کر سکتے تھے کہ آپ کے گھر میں ایک دہریہ کی اس قدر تعریف ہو۔

ویسے دوسرے عزیز جو محض ذاتی دشمن اور گمراہ تھے۔ ان کی تکلیف میں آپ ہمدردی فرماتے تھے۔ حضرت منجھلے بھائی صاحب نے ایک دفعہ نظام الدین کہہ کر بات کی تھی تو آپ نے فرمایا تھا کہ ”میاں وہ تمہارا چچا ہے“۔

ان کا مرزا گل محمد مرحوم سے بڑا لڑکا مرزا دل محمد جب فوت ہوا تو آپ نے اظہار افسوس کیا۔ مجھے یاد ہے آپ نے فرمایا تھا لڑکا اچھا تھا اس میں سعادت تھی۔ میں نے دیکھا کہ حافظ ماہنا (حافظ معین الدین نابینا) کا ایک دن ہاتھ پکڑ کر چلا رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ حضرت صاحب کی (بیت) میں جانا ہے؟ لاؤ پہنچا دوں۔ بیت الدعا یا ہماری حجرہ کی کھڑکی سے وہ گلی نظر آتی تھی جو بیت اقصیٰ کو جاتی ہے غالبًا آپ نے اس میں سے دیکھا ہو گا۔

میرے مولیٰ سمیع و بصیر قریب و مجیب خدا ہم کو ہماری اولادوں ان کے جوڑوں ان کی اولادوں اور ہماری نسلوں کو ہمیشہ کے لئے اپنا بنا لے۔ ہم ہمیشہ تیرے شیدا رہیں تیرے عاشق رہیں۔ تیرے نبی اکرم (ﷺ) اور مسیح موعود کے فدائی رہیں۔ تا قیامت ثابت قدمی اور صدق دل سے خادم دین رہیں۔ توحید کو مضبوطی سے پکڑنے والے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے۔ خلافت سے وابستہ رہنے والے۔ ہر فتنہ سے دور رہنے والے رہیں اور میرے خدا اپنی محبت کی دولت ہمیشہ کے لئے ہمیں بخش دے۔ ہم تیرے لئے جئیں اور تیرے لئے مریں۔ ہمارے انجام بخیر ہوں نیک انعمت علیھم کے مصداق۔ خادم دین نسلیں تا قیامت ہم سے چلتی رہیں اور ہم بعد رخصت از جہان فانی اور روز حشر مسیح موعود کی خدمت میں سرخرو ہوں۔ آپ اپنے محبوب آقا کے حضور میں سرخرو ہو کر ہمیں پیش کریں اور ہم سب تیری جناب میں سرخرو ہوں۔ آمین (الفضل 11 جنوری 1968ء)

جب آدھی رات کو لنگر خانہ کھول کر بھوکوں کو کھانا کھلایا گیا

حضرت مسیح موعود اور آپ کے خدام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا خاص سلوک

حضور کے ایک الہام کے پورا ہونے کی گواہی۔ چشمدید گواہ کے قلم سے

حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب رفیق حضرت مسیح موعود

خاکسار ڈاکٹر حشمت اللہ پٹیالوی حال طبی خادم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی۔ 1907ء کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر قادیان میں حاضر ہوا تھا۔ ان دنوں یہ عاجز جماعت احمدیہ پٹیالہ کا سیکرٹری تھا۔ جلسہ کے آخری دن صدر انجمن احمدیہ کے سیکرٹری صاحب کی جانب سے اعلان ہوا کہ آج بعد نماز مغرب وعشاء صدر انجمن احمدیہ کا جنرل اجلاس ہوگا جس میں بیرونجات کی انجمنوں کے پریذیڈنٹوں اور سیکرٹریوں کی شمولیت لازمی ہے۔ اجلاس بیت مبارک میں ہوگا۔

خاکسار اس اعلان کے بعد نماز مغرب وعشاء کے ختم ہونے پر بیت میں حاضر ہوا۔ باوجود یہ کہ سخت بھوکا تھا کیونکہ صبح آٹھ بجے کا کھانا کھایا ہوا تھا۔ مگر غیر حاضری کے خوف سے بیت چھوڑ کر کھانا کھانے نہ گیا۔ مگر میں نے دیکھا کہ تمام بیت خالی ہوگئی ہے میں نے خیال کیا کہ دوسری انجمنوں کے عہدیداران اور اراکین صدر انجمن ابھی تشریف لے آئیں گے اور اجلاس کی کارروائی شروع ہو جائے گی مگر میرا خیال پورا نہ ہوا۔ جلد تو کیا کافی دیر گزرنے پر بھی کوئی نہ آیا میں حیران سا ہو گیا۔ ایک طرف بھوک ستا رہی تھی دوسری طرف غیر حاضری کا ڈر۔ اسی حالت میں قریباً دو گھنٹے گزر گئے۔ تب اراکین مجلس تشریف لائے اور اجلاس شروع ہوا اور پونے بارہ بجے ختم ہوا اور میں بیت سے اتر کر لنگر خانہ کی طرف گیا جسے بند پایا۔ تب میں اسی حالت میں اپنی قیام گاہ میں گیا اور لیٹنے کو تھا کہ کمرہ کے دروازہ پر کسی صاحب نے دستک دے کر کہا۔ جس بھائی نے کھانا نہیں کھایا۔ وہ لنگر خانہ میں پہنچ کر کھانا کھالے۔ لنگر خانہ دوبارہ کھولا گیا ہے چنانچہ میں گیا اور جو کچھ کھانے کو ملا شکر کے ساتھ کھالیا۔ اس وقت میرے سوا غالباً دو بھائی اور تھے جن سے میں شناسا نہ تھا اور روشنی بھی مدھم تھی اس لئے میں معلوم نہ کر سکا کہ وہ کون اصحاب تھے۔

اگلی صبح کے نو بجے کے قریب معلوم ہوا کہ حضرت مسیح موعود اندرون خانہ سے سیر وغیرہ کے لئے باہر تشریف لائے ہیں اور دیکھا کہ حضور بیت مبارک کے چھوٹے زینہ کی چوکھٹ پر گلی کے رخ کھڑے ہیں اور مہمان اور کچھ مقامی احباب سامنے گلی میں کھڑے ہوئے ہیں۔ اس وقت حضور نے فرمایا مولوی صاحب کو بلائیں۔ جب حضرت مولوی نورالدین صاحب سامنے حاضر ہو گئے تو فرماتے ہیں "معلوم ہوتا ہے آج رات کے کھانے کا انتظام اچھا نہ تھا کہ بعض مہمانوں کو کھانا نہیں ملا کسی کی بھوک عرش تک پہنچی ہے اور مجھے دس بجے کے قریب بشدت الہام کیا گیا۔

(بھوکے اور بے حال کو کھانا کھلاؤ)

سو میں نے اسی وقت باہر کہلا بھیجا تھا کہ جن مہمانوں کو کھانا نہیں ملا ان کو کھانا کھلایا جائے۔

یہ عاجز بھی حضور کے سامنے اس وقت موجود تھا جبکہ حضور حضرت مولوی نورالدین صاحب سے مخاطب ہو رہے تھے اور میں دل میں خوش ہو رہا تھا کہ رات میرے خدا نے مجھے کھانا کھلوایا ہے۔

میرے اس بیان کی مصدق تحریر ذیل میں لکھی جاتی ہے جو کہ مکرم شیخ عبدالحق صاحب سابق معاون ناظر ضیافت نے کو لکھ کر دی۔

مکرمی معظمی جناب حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب سلمہ اللہ!

1907ء کے جلسہ پر کچھ دوست ایک رات بھوکے رہے۔ ساڑھے دس بجے کے قریب حضرت مسیح موعود کو الہام ہوا...... (بھوکے اور بے حال کو کھانا کھلاؤ) رات کو ہی آدمی تلاش کرنے لگے اور جو رات کھانا کھائے بغیر سو گئے تھے ان کو جگا کر کھانا کھلایا گیا۔ صبح حضور بیت مبارک کی پرانی سیڑھیوں پر تشریف لائے اور سیڑھیوں کے اس دروازہ پر جو نیچے کوچہ میں کھلتا تھا۔ تشریف فرما ہوئے میں بھی اس طرف آ رہا تھا چند اور آدمی بھی آ گئے۔ حضور نے فرمایا مولوی صاحب (حضرت خلیفہ اول) کو بلاؤ۔ چنانچہ حضرت خلیفہ اول تشریف لائے تو حضرت نے مخاطب ہو کر فرمایا۔ مولوی صاحب! رات کو جو الہام ہوا وہ بہت زور اور شدت اپنے اندر رکھتا تھا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض دوستوں کا اضطراب اتنی جلدی عرش پر پہنچ گیا اور عرش کو ہلا دیا کہ فوراً ہی الہام کے ذریعہ ان کو کھانا کھلانے کی اطلاع پہنچی۔

والسلام

عبدالحق احمد سابق معاون ناظر ضیافت 30 مارچ 1957ء

گویہ الہام اسی رات پورا ہو گیا تھا کہ جس رات حضور کے ارشاد کے ماتحت دوبارہ لنگر کھول کر بعض احباب کو رات کے بارہ بجے کھانا کھلا دیا گیا تھا۔ ہوسکتا تھا کہ الہام کی وجہ سے جب دوبارہ لنگر خانہ کھولا گیا تھا تو کوئی ایسا شخص ہی نہ ملتا جس نے کھانا نہیں کھایا تھا مگر دو تین ایسے آدمیوں کا پایا جانا جنہوں نے کھانا نہ کھایا تھا اس امر کا ثبوت ہے کہ یہ الہام خدا کے سچے مامور کو خدائے علیم وبصیر کی جانب سے کیا گیا تھا اس لئے بے کھانا کھائے مہمان کا نہ ملنا ناممکن تھا۔ چنانچہ الہام کی بنا پر بھوکے مہمانوں کی تلاش پر دو تین مہمان ضرور ملے جنہوں نے اس الہام کے ماتحت رات کے بارہ بجے کھانا کھایا۔ پھر جہاں الہام کی تعمیل حضرت مسیح موعود نے فرما دی وہاں اس بات کی تصدیق بھی ہو گئی کہ بشدت الہام کئے جانے کی وجہ ضرور موجود تھی اور یہ بھی ثابت ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر کس قدر مہربان ہے اور پھر یہ بھی معلوم ہو گیا کہ خدا کی راہ میں بھوک برداشت کرنے والوں کی سیری کا انتظام خدا خود فرماتا ہے۔

لیکن حضور کا یہ فرمانا کہ کسی کی بھوک عرش تک پہنچی ہے جس نے اسے ہلایا ہے ظاہر کرتا ہے کہ کس خاص شخص کی بھوک ہے جس کا یہ کرشمہ ہے۔ پس اس جگہ میں خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر کہتا ہوں کہ

(1) میں اس رات سخت بھوکا تھا کہ آٹھ بجے صبح کا کھانا کھایا ہوا تھا پھر دن میں کچھ میسر نہ آیا تھا اور عمر نوجوانی کی تھی۔

(2) بھوک کی یہ تکلیف مجھے سلسلہ کے کام کی وجہ سے برداشت کرنا پڑی تھی کہ صدر انجمن کے اجلاس میں شمولیت کا سوال تھا۔

(3) میں اپنی ناداری اور جسمانی کمزوری اور کمزوری طبع کے باعث اس وقت نہایت قابل رحم تھا پس ان حالات میں میرا یقین ہے کہ وہ میری ہی بھوک تھی جس نے عرش کو ہلایا اور میرے نزدیک بعد کے واقعات سے بھی اس امر کی تائید ہوتی ہے۔

بعد کے حالات

جلسہ ختم ہونے پر خاکسار پٹیالہ آ گیا اور فکر روزگار میں مبتلا ہو گیا کیونکہ تا حال میرا کوئی مستقل روزگار نہ تھا اور والد صاحب کو فوت ہوئے چار ماہ گزر چکے تھے۔ گویا لفظ معتر مجھ پر پورا صادق آتا تھا۔ ایسے حال میں باوجود یہ کہ مجھے ملازمت پسند نہ تھی (مجھے ملازمت پسند نہ تھی اس کا ثبوت یہ ہے کہ ہمارے مکرم بھائی بابو عبدالحمید صاحب سیالکوٹی نے جو ان دنوں اکونٹنٹ جنرل پٹیالہ کے محکمہ میں ممتاز عہدے پر تھے مجھے ازراہ ہمدردی کہا تھا میں آپ کو اپنے محکمہ میں ملازمت دلوادوں؟ جس پر میں نے جواباً کہہ دیا تھا آپ کے محکمہ میں ونٹر سیزن [موسم سرما] میں دفتر دس بجے سے چار بجے تک لگنے کی وجہ سے جمعہ کی نماز کے لئے وقت نہیں ملتا اور میں نماز جمعہ کو چھوڑ نہیں سکتا)۔ پھر بھی مجبوراً میں نے محکمہ تعلیم میں ملازمت کی درخواست دے دی لیکن محکمہ نے التفات نہ کی۔ میں زیادہ پریشان حال ہو گیا اور کمزور بھی ہو گیا۔ میرے اس حال کو دیکھتے ہوئے میرے محترم بزرگ شیخ عبداللہ صاحب مرحوم نے میرے لئے ایک اسامی فوجی کمپنی کی اکونٹنٹی کی تلاش کی اور مجھ سے پوچھا کہ اگر تم اس جگہ ملازم ہونا چاہو تو میں تمہارے لئے کوشش کر دوں کیونکہ یہ اسامی کرنل محمد رمضان کے ہاتھ میں ہے جو میرا لحاظ کرے گا۔ میں نے جواباً کہا کہ میں تو حاجت مند ہوں اگر ملازمت مل جائے تو غنیمت ہے اس پر آں مرحوم کرنل سے ملے۔ مگر کرنل نے یہ کہہ کر کہ جس لڑکے کی سفارش آپ کر رہے ہیں وہ تو "مرزائی" ہے ملازمت دینے سے انکار کر دیا۔ شیخ صاحب مرحوم نے اگلے روز مجھ سے تمام حال بیان کر کے کہا کہ کل میں تمہیں ساتھ لے جا کر کرنل کو ملوں گا۔ سو اگر کرنل مرزائی وغیرہ کا سوال کرے تو تم خاموش ہو جانا میں خود ہی جواب دے لوں گا جس سے آں محترم کی مراد یہ معلوم ہوتی تھی کہ میں اپنی احمدیت کو چھپا لوں۔ اس پر میں نے عرض کیا کہ جناب عالی! یہ ملازمت تو صرف تیس پینتیس روپے ماہوار کی ہے۔ میں تو اگر ہزار روپے ماہوار کی بھی ہو تب بھی اسے قبول نہ کروں کہ مجھے اپنی احمدیت چھپانی پڑے۔ اس پر آں محترم خاموش ہو گئے۔

اتفاق سے اسی روز حضرت مولوی عبدالقادر صاحب لدھیانہ سے پٹیالہ تشریف لے آئے۔ انہیں کرنل صاحب کے ہاں ملازمت کا معلوم ہو گیا تب انہوں نے مجھے ساتھ لے کر کرنل سے ملنے کا ارادہ ظاہر کیا میں نے کہا کہ جس شخص نے پہلے ہی بر بنائے

احمدیت مجھے ملازمت دینے سے انکار کر دیا ہے اسے دوبارہ ملنے سے کیا بنے گا۔ مگر حضرت مولوی صاحب باصرار اگلے روز شام کے وقت مجھے کرنل کی کوٹھی واقعہ چھاؤنی پٹیالہ لے گئے۔ ہم ابھی کوٹھی کے احاطہ کے گیٹ میں داخل بھی نہ ہوئے تھے کہ صحن میں کھڑے کرنل نے کافی فاصلہ سے ہمیں دیکھتے ہی بلند آواز سے یوں کہنا شروع کر دیا۔ مولانا! ایتھے کوئی نوکری نہیں۔ ایتھے کوئی نوکری نہیں۔ بایں ہمہ حضرت مولوی صاحب مجھے ساتھ لئے کرنل کے قریب پہنچ ہی گئے تب کرنل نے حاکمانہ لہجہ میں کہا۔ مولانا میں نے کہا ہے یہاں کوئی نوکری نہیں جو نوکری تھی وہ کل ایک سکھ لڑکے کو دے دی ہے۔ اس پر حضرت مولوی صاحب واپس آ گئے مگر میرا دل کرنل کی درشت کلامی اور برے سلوک سے کہ مجھے رد کر کے ایک سکھ لڑکے کو ملازمت دے دی سخت آزردہ ہو گیا۔

ہم مغرب کی نماز کے وقت اپنی بیت میں واپس پہنچ گئے اور نماز ادا کی جب فرضوں کے بعد سنتیں ادا کر رہا تھا تو میرا دل جوش دعا سے بھر گیا اور نہایت عاجزی سے اپنے رب محسن کے حضور التجا کی کہ مجھے رزق دے اور ایسا رزق دے کہ میں کرنل جیسے لوگوں کا محتاج نہ بنوں۔

اگلے روز میں اپنی دکان کھولے بیٹھا تھا گاہک کوئی نہ تھا کہ مال نہ تھا ایسے حال (خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے اپنے فضل سے مجھے ناداری کی حالت کے باوجود اس بات کی توفیق دی کہ اپنی دکان سے عمدہ چیزوں کا تحفہ [جن میں ایک عمدہ ترکی ٹوپی بھی تھی] حضرت مسیح موعود کی خدمت میں بذریعہ ڈاک بھیج دی) میں میرا ایک سکول فیلو سامنے سے میرے پاس آن بیٹھ گیا اور کہنے لگا "یار! تیری دکان پر چیزیں تو ہیں نہیں اس لئے گاہک بھی نہیں آتے تم کماتے کیا ہو اور کھاتے کہاں سے ہو؟ اس پر میں نے کہا! بھئی میں کروں تو کیا کروں جب میرے پاس روپیہ ہی نہیں تو دکان کے لئے بکری کا سامان کس طرح مہیا کروں۔ میں نے ایک دو جگہ ملازمت کی کوشش بھی کی تھی مگر مجھے ملازمت کسی نے دی نہیں۔ اس پر وہ سکول فیلو جس کا نام مادھو رام تھا بولا، بھئی تم میٹرک پاس ہو (ان دنوں میٹرک پاس لوگوں کی بہت قدر تھی) کیوں میڈیکل سکول لاہور میں داخل نہیں ہو جاتے؟ میں نے کہا! بھئی جس حال میں کہ میرے کھانے پہننے کا سامان بھی مہیا نہیں ہو سکتا تعلیم کے لئے اور وہ بھی لاہور جا کر خرچ کہاں سے لاؤں؟ اگر مجھے وسعت حاصل ہوتی تو میں اپنے شہر کے کالج میں ہی کیوں تعلیم حاصل نہ کرتا۔ اس پر وہ کہنے لگا کہ بھئی میڈیکل سکول کی تعلیم کے لئے ریاست کی طرف سے وظیفہ ملتا ہے۔ میں نے کہا مجھے وظیفہ کس نے دینا ہے جسے معمولی ملازمت بھی نہ ملی۔ اس پر اس نے کہا کہ میرے محلّہ میں میڈیکل ڈیپارٹمنٹ کا سیکنڈ کلرک لالہ مولک رام رہتا ہے میں اسے کہوں گا کہ تمہیں وظیفہ دلوا دے۔ میں نے کہا کہہ دو۔ تب اس نیک لڑکے نے اسی شام کلرک صاحب کو کہا۔ اس نیک دل کلرک نے میری درخواست چیف میڈیکل آفیسر کو پیش کر دینے کا وعدہ کر لیا اور چند دن بعد کی تاریخ بتلا دی اور کہا کہ صاحب بہادر میجر اینسورتھ (Major Ainsworth) کی کوٹھی پر اتنے بجے درخواست لے کر پہنچ جانا۔ چنانچہ میں پہنچ گیا اور حسب وعدہ کلرک نے میری درخواست پیش کر دی۔ صاحب بہادر نے میرے چہرے کو دیکھ کر صرف یہ پوچھا کہ Do you like to join medical school Lahore? (یعنی کیا تم میڈیکل سکول لاہور میں داخلہ لینا چاہتے ہو؟) میں نے اس کا مثبت جواب دیا تب صاحب موصوف نے میرے کھڑے کھڑے پرنسپل صاحب میڈیکل کالج لاہور کے نام چٹھی لکھ کر مجھے دے دی اور فرمایا کہ کل ہی لاہور کو روانہ ہو جاؤ کہ پرسوں داخلہ لیا جا رہا ہے۔ چنانچہ میں اگلے روز شام کو لاہور روانہ ہو گیا اور 20/اپریل 1908ء کو لاہور پہنچ کر میڈیکل سکول میں داخل ہو گیا۔ تب میں نے خدا تعالیٰ کو پہچانا کہ وہ غریبوں کا خبر گیر ہے اور صرف وہی ہے جو سچی محبت کر سکتا ہے اور وہی ہے جو غریبوں کی عاجزانہ دعاؤں کو سنتا اور قبول کرتے ہوئے انہونی کو ہونی کر دکھاتا ہے۔ اگرچہ اس سے پہلے بھی میرے پیارے رب نے میری بہت سی دعائیں قبول کی تھیں مگر اس دعا کی قبولیت کا جو کرنل کے بنگلہ سے واپس آن کر بیت میں کی تھی نہایت عظیم الشان نتیجہ دیکھ کر میرا سر آستانہ الٰہی پر ایسا گر گیا کہ پھر اس آستانہ سے کبھی نہ اٹھا یہاں تک کہ وہ مخفی در مخفی ذات باری تعالیٰ میرے قریب ہو گئی اور مجھ پر اپنی غفران کی چادر ڈال دی اور اپنی ملک میں مجھے لے لیا۔

میرے چار سال تعلیم لاہور کے نمازوں اور سجدوں میں گزرے۔ میں ایک حقیر ترین طالب علم سے باعزت طالب بنتے ہوئے تعلیم کے آخری امتحان میں کامیاب ہوا اور 12 جون 1912ء سے ریاست پٹیالہ میں ملازم بن گیا اور رزق خدا حاصل ہوا۔ الہام اطعموا الجائع کی وسعت خوب واضح ہو گئی۔

ربِ اعلیٰ کی غریب نوازی

جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری بھوک کو دیکھتے ہوئے ...... کا بشارت الہام کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود کے واسطہ سے رات بارہ بجے کھانا کھلوایا تھا اسی پاک ذات نے میری روحانی غذا کا بھی انتظام فرمایا۔ جسمانی غذا کے انتظام کے لئے علاوہ اسی رات کھانا کھلانے کے میڈیکل سکول میں داخل کروا کر میرے ڈاکٹر بن جانے کا انتظام بھی فرمایا تا کہ باعزت روزگار حاصل ہو مگر روحانی غذا کے لئے معجزانہ رنگ میں انتظام فرما دیا وہ یہ کہ مجھے لاہور میں آئے صرف دس روز ہوئے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو 29/اپریل 1908ء کو لاہور لے آیا تا میں غریب و مسکین حضور کے دیدار اور فیض صحبت اور کلمات طیبات سے مستفید ہو سکوں۔ چنانچہ یہ باتیں محض فضل ربی سے حاصل ہوئیں۔ جن کا ذکر ایک طویل داستان ہے جو میرے اس مضمون میں بیان نہیں کی جا سکتی۔

میرا زمانہ ملازمت ریاست پٹیالہ

(12 جون 1912ء تا یکم فروری 1919ء)

میں لاہور میں میڈیکل سکول کے آخری امتحان میں کامیاب ہو جانے کا نتیجہ سن کر فوراً پٹیالہ چلا گیا اور 12 جون 1912ء کو راجندر ہسپتال پٹیالہ میں جو ریاست کا بہت بڑا مرکزی ہسپتال تھا حاضر ہو گیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے میرے افسر میرے کام سے خوش ہو گئے اور ابھی ایک سال بھی نہ ختم ہونے پایا تھا کہ مجھے اہم کام سپرد کر دیئے گئے۔ میرے سب سے بڑے افسر ڈاکٹر کاون نے تو میرے کام کو دیکھتے ہوئے تا منظور بجٹ مجھے اپنی جیب سے الاؤنس دینا شروع کر دیا اور اسی افسر نے دفتر کے عملہ کے سامنے ایک روز یوں کہہ دیا کہ میں نے ڈاکٹر حشمت اللہ جیسا سب اسسٹنٹ سرجن اپنی تمام سروس کے زمانہ میں نہیں دیکھا۔ ایک دو سال کے عرصہ میں میری شہرت ہر خاص و عام میں پھیل گئی یہاں تک کہ مجھے ایک وقت مہاراجہ صاحب کے خاص طبی عملہ میں لیا جانے لگا۔ جو میری متضرعانہ دعا کی وجہ سے رک گیا۔ کیونکہ مجھے اپنے دین کے برباد ہو جانے کا خطرہ تھا۔

یہ تو ہوا ظاہری رزق کا بیان۔ لیکن خدا تعالیٰ نے میری روحانی پرورش کا سامان بھی ساتھ ہی رکھا۔ جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے کہ میری دعا برائے احسن رزق کے چند ہی دن بعد میری میڈیکل تعلیم کا انتظام ہو گیا اور لاہور میں چار سال میں تعلیم ختم کرنے کے بعد مجھے معزز ملازمت مل گئی اور میری شہرت عزت قائم ہو گئی اور کشائش رزق بھی حاصل ہو گئی۔ مگر میرا رب محسن مندرجہ بالا انعاموں سے بالاتر چیز دینا چاہتا تھا وہ مجھے اپنا حسین چہرہ اپنی قدرت نمائی کرتے ہوئے دکھلانا چاہتا تھا۔ ایک روز کیا دیکھتا ہوں جبکہ میں اپنے ہسپتال کے عظیم الشان آپریشن روم کے (جس کا میں انچارج تھا) باہر چبوترے پر کھڑا ہوا تھا کہ سامنے وہی کرنل رمضان جس نے اس روز قریباً آٹھ سال پہلے مجھے بری طرح دھتکارا تھا میری طرف چلا آ رہا ہے اور جب قریباً اس قدر دور رہ گیا جس قدر فاصلہ سے اس نے مجھے دھتکارا تھا تو اس نے مجھے فرشی سلام کیا اور میرے قریب پہنچ کر لجاجت کے رنگ میں کہنے لگا۔ جناب ڈاکٹر صاحب! میرے بزرگ کی آنکھ کا آپریشن ہونا ہے۔ مہربانی فرما کر اس کا خیال رکھیں۔ میں نے اسے تسلی بخش جواب دے دیا اور اس کے برے سلوک کو نہ جتایا۔ مگر میرا دل اپنے رب محسن کے حضور سجدہ میں گر گیا اور مولا بس، مولا بس پکار اٹھا اور اس احسان خداوندی نے میرے دل میں شکریہ کی اس قدر لہر پیدا کر دی کہ جی چاہتا تھا کہ اپنے پیارے اللہ کا شکر کرتے کرتے فنا ہو جاؤں کیونکہ مجھے صاف معلوم ہو گیا کہ میرے پیارے رب نے کرنل مذکور کے برے سلوک کو دیکھا اور میرے دکھ کو سنا اور میری دعا کے مطابق رزق عطا کیا اور پھر میرے پاس کرنل کو حاجت مندانہ حالت میں لایا۔ اس طرح میرے زخمی دل کا علاج فرمایا۔

خدا تعالیٰ کی مزید چہرہ نمائی

اب خدا تعالیٰ کے فضل سے مجھے فراخی رزق تو حاصل ہو چکی تھی لیکن خدا تعالیٰ مجھے روحانی رزق بھی بکثرت دینا چاہتا تھا وہ رزق کیا تھا اور کیونکر ملا اس کا مختصر بیان حسب ذیل ہے۔

میں اگرچہ 1906ء سے جماعت پٹیالہ کا سیکرٹری بنا چلا آ رہا تھا نیز 1906ء سے ہی انجمن تشحیذ الاذہان کا ممبر بھی تھا لیکن میرا ذاتی تعارف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ساتھ نہ ہونے کے برابر تھا کیونکہ مسکینی طبیعت پر غالب تھی اور دل میں شرم بے حد تھی۔ لیکن نہ معلوم میرے مولیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے دل میں میرا خیال کس طرح ڈالا کہ حضور کی جانب سے شفقت نمائی ہونے لگ گئی۔ آخر میرے مولیٰ، میرے زبردست آقا، میرے رب محسن نے مجھے ایک دن پٹیالہ سے اٹھا کر اسی طرح قادیان پھینک دیا جس طرح کہ گوپھن کے ذریعہ پتھر دور فاصلہ پر پھینک دیا جاتا ہے۔

واقعہ یوں ہوا کہ 1918ء میں انفلوئنزا کی سخت وبا پھوٹی اور سخت موتا موتی لگی۔ قادیان میں بھی اس کا زور ہوا اور کئی احباب کی موت کا موجب بنی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی پر بھی اس مرض کا سخت حملہ ہوا۔ یہاں تک کہ اپنی حالت کے پیش نظر حضور نے وصیت بھی لکھوا دی تھی۔ حضور کا علاج یونانی اور انگریزی دونوں طریقوں سے کیا جا رہا تھا۔ مفتی فضل الرحمٰن صاحب اور مولوی غلام محمد صاحب امرتسری یونانی اور حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب انگریزی علاج کر رہے تھے۔ لیکن ایک مرحلہ ایسا آ گیا کہ دوسرے ڈاکٹر کی ضرورت پڑ گئی ایسی ضرورت کے وقت بیک وقت دو تار حضرت میاں بشیر احمد صاحب کی جانب سے دیئے گئے ایک تار حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب کو پانی پت دیا گیا اور دوسرا تار خاکسار راقم ڈاکٹر حشمت اللہ کو پٹیالہ دیا گیا۔

خاکسار کو جمعہ کی نماز کے وقت تار ملا۔ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے میں قادیان جانے کے لئے گھر سے فوراً تیار ہو گیا اور حصول رخصت کے لئے اپنے سول سرجن کی خدمت میں حاضر ہوا۔ صاحب سول سرجن نے بمشکل دو دن کی رخصت منظور کی ایک تو اس وجہ سے زیادہ دن کی رخصت نہ دی کہ ایک عظیم ہسپتال کے اہم کام میرے سپرد تھے دوسرے اس وجہ سے کہ انفلوئنزا کی وباء کی وجہ سے ڈاکٹروں کی ہر جگہ اشد ضرورت تھی۔ تاہم میں نے دو دن کی رخصت کو ہی غنیمت جانتے ہوئے اسی شام کو قادیان کی راہ لی اور اگلے روز دو تین بجے قادیان پہنچ گیا۔ قریب چار بجے کے مجھے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں لے جایا گیا اس وقت حضور زمین پر کئے ہوئے بستر پر، جو دالان میں

تھا، جہاں حضرت مسیح موعود رہا کرتے تھے، لیٹے ہوئے تھے مجھے دیکھ کر حضور خوش ہوئے اور اپنی بیماری کا حال بیان فرمانے لگ گئے۔ بیان کے دوران اتفاق سے اہل پیغام کا (غالباً ان کی ایذا رسانی) کا ذکر آ گیا تو آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے حضور کا بیان ختم ہونے پر میں نے آپ کا طبی معائنہ کیا اور بشرح صدر بتلایا کہ پھیپھڑے اور دل خدا تعالیٰ کے فضل سے بالکل محفوظ ہیں اور دونوں نہایت عمدہ ہیں یہ سن کر حضور کو بہت تسلی ہوئی اور حضور کا چہرہ پُر رونق نظر آنے لگا۔ حضور نے میری چار پائی اسی دالان میں لگوا دی اور میری دو دن کی رخصت میں حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کو پٹیالہ بھیج کر تین ماہ کی توسیع کروادی علاج معالجہ کا سلسلہ جاری ہو گیا اور خدا تعالیٰ کے فضل سے صحت میں روز بروز ترقی ہوتی چلی گئی۔ میری رہائش رخصت کے اختتام تک اسی دالان میں رہی اور حضور بھی اسی کمرہ میں قیام فرما رہے۔ رات کو صرف میں ہی حضور کے پاس سوتا تھا اور ہم دونوں اکٹھے بیٹھ کر کھانا کھاتے تھے۔ یہاں مجھے اپنے رب محسن کی غریب نوازی ایسے رنگ میں نظر آتی ہے کہ گویا اس کا چہرہ میری آنکھوں کے سامنے آ گیا ہے اور وہ مجھے آسمان پر سے زمین پر آیا ہوا نظر آتا ہے۔ اس کی یہ کیسی قدرت نمائی ہے کہ مجھ غریب مسکین کی ایک رات کی بھوک کو دیکھا اور اپنے پیارے نبی کو شدت کے ساتھ کھانا کھلانے کا حکم دیا جس پر اسی رات بند شد لنگر کھلوا کر رات بارہ بجے کھانا کھلایا۔ پھر نہ صرف اسی روز کھانا کھلایا بلکہ میرے سر پر میڈیکل کی تعلیم کا (ناممکن حالات میں) تاج پہنایا۔ پھر میرے طبی کام کو اعلیٰ درجہ کی قبولیت بخشی اور مجھے باعزت بنایا۔ پھر مجھے اپنے پیارے محمود المصلح الموعود کی نظر میں مقبول بنایا۔ پھر طرفۃ العین میں مجھے دارالمسیح میں ہاں اسی کمرہ میں جہاں حضرت مسیح موعود سکونت رکھتے تھے لا بسایا اور اپنے پیارے اور لاکھوں کی جماعت کے محبوب پیشوا اور حضرت مسیح موعود کے حسن و احسان میں نظیر کے ساتھ بٹھا کر مہینوں کھانا کھلوایا۔

غرض میری تین مہینے کی رخصت خاص خدمت انجام دیتے ہوئے ختم ہوئی اور جس روز میں پٹیالہ کو واپس روانہ ہو رہا تھا اس روز حضور نے میرے شکریے اور اعزاز میں بہت سے احباب کو دعوت طعام دی اور مجھے قصبہ کے باہر تک چھوڑنے کے لئے تشریف لائے۔

میں نے پٹیالہ پہنچ کر اپنی ڈیوٹی کا چارج لے لیا لیکن چند دن بھی نہ گزرے تھے کہ حضور نے خطوں کے ذریعہ علالت طبع کا لکھنا شروع کر دیا۔ آخر حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کو پٹیالہ بھجوا کر میری چھ ماہ کی رخصت منظور کروادی اور میں صرف تیرہ روز بعد دوبارہ قادیان پہنچ گیا۔ اس طرح میرے لئے کثیر رزق روحانی کا دروازہ کھل گیا اس دفعہ مجھے دارالبرکات میں ٹھہرایا گیا اور پھر روزانہ ایک وقت اکٹھے بیٹھ کر کھانا کھانے کا کئی ماہ تک موقعہ مل گیا۔ چندہ ماہ بعد حضور کے منشاء سے میں نے اپنا استعفیٰ لکھ بھیجا اور مجھے رہائش کے لئے حضرت نواب محمد علی خان صاحب کا شہر والا مکان مل گیا اور میں نے اپنے اہل وعیال کو پٹیالہ سے بلا کر عافیت کے قلعہ میں بسا لیا اور مجھے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی اور دیگر افراد خاندان حضرت مسیح موعود کی خدمت کا موقع مل گیا اور آج تک کہ 45 سال گزر چکے ہیں موقع مل رہا ہے۔ اس 45 سالہ خادمانہ زندگی کی داستان بہت لمبی ہے لیکن اس قدر بتلا دینا ضروری ہے کہ الہام ہاں شدت کے ساتھ کیا گیا الہام تا حال عجیب شان دکھا رہا ہے کہ مجھے سالہا سال سے تا ایں دم (8 مارچ 1964ء) حضور مسیح موعود کے مثیل اور خلیفہ برحق کے دستر خوان سے کھانا کھلوا رہا ہے۔ میرے جسم و جان کا ذرہ ذرہ اس بات کا گواہ ہے کہ الہام جو کہ حضور کو 28 اور 29 دسمبر 1907ء کی درمیانی شب کو ہوا تھا برحق ہے۔ (الفضل 10,9 مئی 1964ء)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

حضرت مسیح موعود اور جماعت احمدیہ کا تعارف

ایک ہندو مہندر لال کے قلم سے مطبوعہ 1906ء

یہ ایک صدی قبل کا یادگار واقعہ ہے کہ حضرت حافظ ڈاکٹر خلیفہ رشیدالدین صاحب (والد بزرگوار حضرت سیدہ ام ناصر) آگرہ میڈیکل کالج کے پروفیسر تھے اور آپ کی پر جوش دعوت الی اللہ کا سلسلہ بعض چوٹی کے ہندو دوانوں تک پھیلا ہوا تھا جن میں ایک عالی ظرف اور فراخ دل معزز ہندو دوست جناب مہندر لال صاحب جیسے اہل قلم بھی تھے۔ جو آپ کی پُر حکمت تبشیری مساعی سے اس درجہ متاثر ہوئے کہ انہوں نے ”مرزا غلام احمد قادیانی“ کے زیر عنوان ایک پر زور ہندی آرٹیکل سپرد قلم کیا۔ یہ آرٹیکل رسالہ سرستی (الہ آباد) کے شمارہ اکتوبر 1906ء میں اشاعت پذیر ہوا۔

حضرت مسیح موعود کے عہد مبارک میں کسی غیر جانبدار ہندو شخصیت کا تحریک احمدیت پر اس سے بہتر تعارف اور مبسوط تبصرہ میری نظر سے آج تک نہیں گزرا۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے اخبار بدر قادیان (13 دسمبر 1906ء) میں اس آرٹیکل کا ترجمہ شائع کرتے ہوئے فاضل مقالہ نگار کی وسعت قلبی اور وسیع حوصلگی کو سراہتے ہوئے یہ نوٹ دیا

”اس کے لکھنے والے نے جو ہندو ہے نہایت بے تعصبی سے اصل واقعات کو پیش کیا ہے جس کے لئے میں حق پسندوں کی طرف سے ان کا شکر گزار ہوں میرا خیال ہے کہ سرستی کا یہ آرٹیکل بہت لوگوں کے لئے مفید اور موثر ہوگا۔

اس معرکہ آراء آرٹیکل کے چند اقتباسات عصر نو کے نونہالان احمدیت کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

1۔ ”ہندو دھرم پر چلنے والوں کا بشواس (یقین) ہے کہ سخت کل یگ (فیج اعوج) کے آنے پر بشن بھگوان کلگی اوتار لے کر سنسار (دنیا) کو سیدھے راستہ پر چلانے کے واسطے آئیں گے۔

پنجاب میں ضلع گورداسپور کی تحصیل بٹالہ کے قادیان نام گاؤں کے رہنے والے حضرت مرزا غلام احمد صاحب یقین دلاتے ہیں کہ دھرم پشکوں (مذہبی کتابوں) میں جیسا کہ اوتار کے آنے کی پیشگوئی کی گئی ہے۔ اس کے انوسار (موافق) وہ اس دنیا میں پرگٹ ہوئے ہیں جو لوگ ان کی سکھشا (تعلیم) پر چلیں گے وہ ابدی بہشت حاصل کریں گے۔“

2۔ ”مرزا صاحب یقین دلاتے ہیں کہ جو کوئی قرآن پر ایمان رکھتے ہیں ان کو جاننا چاہئے۔ کہ جس مہدی کی سنسار میں آنے کی پیشگوئی قرآن میں کی گئی ہے اور جو شرطیں کی گئی تھیں ان سب باتوں کو انہوں نے پورا کیا ہے۔ ایک وقت تھا کہ ان کو کوئی بھی نہیں جانتا تھا۔ 1880ء میں ان کو پرمیشر نے اپنا اچھیا (منشاء) ظاہر کرنے کے لئے چنا۔ ابتداء میں ان کو خبر دی گئی کہ ان کے پاس اچھے لوگ چاروں طرف سے آئیں گے۔ (یاتون من کل فج عمیق کی پیشگوئی کی طرف اشارہ ہے ایڈیٹر) مرزا صاحب ان کے لئے سامان کریں ان کی بہتایت سے گھبراویں نہیں۔ (لاتصعر لخلق اللہ ولا تسئم من الناس والی پیشگوئی کا اشارہ ہے ایڈیٹر) 1888ء (درست 1889ء ناقل) میں مرید بنانے کی ریت چلی اور احمدی جماعت کا سلسلہ آرنبھ (شروع) ہوا۔

3۔ پلیگ (طاعون) کا اس ملک میں آنا سب سے پہلے مرزا صاحب نے اپنی کتاب براہین احمدیہ میں ظاہر کیا۔ یہ 1887ء کی بات ہے اور اس کا (طاعون کا) عالمگیر ہونا ان کو 1898ء میں معلوم ہوا۔

پنجاب آریہ سماج کے پنڈت لیکھرام کا مارا جانا کسی سے چھپا ہوا نہیں۔ پنڈت جی مرزا صاحب سے بات چیت (مباحثہ) کرنے کے لئے خود قادیان گئے تھے وہیں ان کی موت کا وقت ان کو بتایا گیا (اصل یہ ہے کہ قادیان میں آ کر اونہوں نے حضرت اقدس سے نشان مانگا تھا۔ جس پر حضرت اقدس نے اس کی تو تحریری اجازت لے کر اس کے متعلق وہ پیشگوئی شائع کی جس میں اس کی موت، صورت موت اور وقت موت سب کچھ بتا دیا گیا تھا۔)

جو اتنا سچ نکلا کہ قاتل کا پتہ لگانے کے لئے مرزا صاحب کے گھر کی تلاشی ہوئی۔ براہین احمدیہ میں سوامی دیانند سرستی کی موت کے متعلق جو کچھ کہا گیا تھا وہ بھی ٹھیک نکلا ان سب نشانات کو دیکھ کر ان کے ....ان پر ایمان لائے ہیں۔ آجکل ان کے سماج (سلسلہ) میں تین لاکھ آدمی ہیں۔ وہ افغانستان۔ افریقہ۔ عرب۔ ایران۔ آسٹریلیا سٹریٹ سیٹلمنٹ تک پھیلے ہوئے ہیں۔“

4۔ ”ان کے سلسلے میں سیدھے سادھے بھولے مسلمان ہی نہیں۔ بلکہ کتنے ہی اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ڈپٹی کلکٹر تحصیلدار۔ اسسٹنٹ سرجن، ہاسپٹل اسسٹنٹ وغیرہ اور کئی رئیس، جاگیر دار، علاقہ دار اور نوابوں کی اولاد ہیں۔ اور کتنے ہی منش (انسان) جو پہلے برے چال چلن تھے ان کے اپدیش (نصیحت) سے نیک بن گئے ہیں۔“

5۔ حضرت نے ابھی حال میں ایک تجویز نکالی ہے کہ قادیان میں ایک ایسی جگہ بنائی جاوے جہاں دھارمِک (صلحاء) لوگ مرنے کے بعد دفن ہوں اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا ہے۔“

آجکل قادیان میں حضرت کے درشن کو بہت سے یاتری جاتے ہیں ان کے لئے ایک لنگر خانہ کھولا ہوا ہے جہاں سب کو بھوجن ملتا ہے۔ مرزا صاحب کی تصویر امریکہ تک کے اخباروں میں چھپ چکی ہے۔ میں آگرہ میڈیکل کالج کے پروفیسر ڈاکٹر خلیفہ رشیدالدین صاحب کا بہت دھنیاد (شکریہ) ادا کرتا ہوں۔ آپ ہی سے میں نے پہلے پہل حضرت کا نام سنا تھا۔ تب سے میں برابر حضرت مرزا صاحب کی بانیوں (تقریروں) کو بڑی محبت سے پڑھا کرتا ہوں۔

(منہدر لال)

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جس کی فطرت نیک ہے وہ آئے گا انجام کار

لاہور میں جائیداد کی خرید وفروخت کیلئے بااعتماد ادارہ

فاروق اسٹیٹ

3۔ای مین مارکیٹ گلبرگ ٹو۔لاہور

UAN=111-30-31-32

042-5757847-48

Email:farooqestate@hotmail.com

لائل پور ہوزری سٹور

طالب دعا: چوہدری منور احمد ساہی

بنیان، جراب، تولیہ اور جرسیوں کی اعلیٰ ورائٹی کا مرکز

جھنگ بازار، چوک گھنٹہ گھر فیصل آباد فون آفس: 041-619421

جمیل بک ڈپو/حفیظ پبلک کال آفس انٹرنیشنل

بالمقابل گورنمنٹ ہائی سکول بوائز مندر روڈ۔چنیوٹ

طالب دعا: حفیظ الرحمان منصور سنوری فون رہائش:6332104

فون آفس:047-6331327-6333273

احمد ٹریولز انٹرنیشنل

گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805

یادگار روڈ ربوہ

اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں

Tel:6211550 Fax 047-6212980

Mob:0333-6700663

E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

چوہدری اینڈ کمپنی

ہمارے ہاں گندم، مکئی، دھان، چاول ہر قسم ادھواڑ ٹوٹہ چاول نیز خشک سرخ مرچ کا کاروبار ہوتا ہے

طالب دعا:

رائس ڈیلر کمیشن ایجنٹس

چوہدری جمیل الرحمان سنوری

غلہ منڈی چنیوٹ فون آفس:047-6331327 فون رہائش:6332104

کراچی اور سنگاپور کے K-21 اور K-22 کے فینسی زیورات کا مرکز

AIJ العمران جیولرز

الطاف مارکیٹ۔بازار کاٹھیاں والا سیالکوٹ فون شوروم:052-5594674-4594674

موبائل:0300-9610532-0321-6141146 طالب دعا:۔عمران مقصود

KOH-I-NOOR STEEL TRADERS

220 LOHA MARKET LAHORE

Importers and Dealers Pakistan Steel

Deals in cold Rolled,Hot Rolled,

Galvanized Sheets & Coils

Tel:7630055-7650490-91 Fax:7630088

Talib-e-Dua,Mian Mubarik Ali

Khursheed Packages

Printers & Manufacturers of solid of carogated Board Cartons & packing Material

50-B warraich Street, Small Industrial Estate Sargodha Road Faisalabad.

Ph Off:041-8868412-13 Fax: 041-8869778

مبشر احمد وڑائچ: 0300-7264578

جواد احمد وڑائچ: 0300-8666678

0300-8657878-0345-7777775: ... احمد وڑائچ

ھوالناصر

ناصر پولی کلینک

1960ء سے خدمت میں مصروف

بے اولاد مردوں اور عورتوں کیلئے مشورہ اور کامیاب علاج

جدید طب کا باکمال نسخہ ''نعمت الٰہی''

نرینہ اولاد کیلئے مفید علاج

مین بازار، راجہ چوک حافظ آباد

فون کلینک: ...-523391-523392

AHMAD MONEY CHANGER

We Deal in All Foreign Currencies

you are always Welcome to:

State Bank Licence No.11

PREMIER EXCHANGE CO.'B' PVT. LTD.

Chief Exective: Basharat Ahmad Sheikh

Head Office: B-1 Raheem Complex, Main Market, Gulberg II, Lahore. Tel#:5757230, 5713728, 5752796, 5713421, 5750480

Fax#: 5760222 E-mail:amcgul@yahoo.com

SHEIKH SONS

31-32 Bank Square Market Model Town, Lahore-54700, Pakistan

Tel: 042-5832127, 5832358Fax : 042-5834907

Web site: www.sheikhsons.com

Indentors, Suppliers & Contractors

1) Gas & Steam Turbines Spares

2)Boilers

3)Speciality Chemicals for Oil & Gas and Power Industry

CALTEX — PSO Pakistan State Oil — Servis TYRES & TUBES

ڈیلر: گارڈ فلٹرز، بریک آئل اور بریک لیدر

Kenlubes — Hy-Oils

Guard Oils & Filters — Guard Oils & Filters

محتاج دعا: پاک ٹریڈرز

(048)3716727-3727842- 0300-9604071

236-237 اے فاطمہ جناح روڈ۔سرگودھا

GALAXY TRAVEL SERVICES (PRIVATE) Ltd.

Govt. Licence No. 207 IATA

CATERS FOR ALL YOUR TRAVEL NEEDS. HIGHLY TRAINED STAFF EQUIPPED WITH MOST MODERN COMPUTER RESERVATION SYSTEM READY TO SERVE YOU. DO CALL US.

3, Transport House, Egerton road, Lahore.

Tel: 042-6366588, 6367999, 6310449

Fax: 042-6361599

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

فینسی زیورات کا مرکز۔ڈائمنڈ کی جیولری بھی دستیاب ہے

فائن آرٹ جیولرز

بازار شہیداں سیالکوٹ

طالب دعا: سفیر احمد

فون شوروم:052-4588452 فون رہائش:4586297 موبائل:0300-9613257

مرسلہ: قریشی محمد کریم صاحب

دارالبیعت لدھیانہ اور پہلی بیعت

لدھیانہ شہر کو جماعت احمدیہ کی تاریخ میں اس لحاظ سے ایک خاص بابرکت مقام حاصل ہے کہ جماعت احمدیہ کی داغ بیل لدھیانہ سے ڈالی گئی اور جس جماعت پر آج خدا تعالیٰ کے فضل سے سورج غروب نہیں ہوتا اس کی ابتداء لدھیانہ شہر سے ہوئی۔

بیعت کا پس منظر

اگرچہ مخلصین کے قلوب میں برسوں سے یہ تحریک جاری تھی کہ حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بیعت لیں۔ مگر حضرت اقدس ہمیشہ یہی جواب دیتے تھے کہ لست بمامور۔ یعنی میں مامور نہیں ہوں۔ چنانچہ ایک دفعہ آپ نے میر عباس علی صاحب کی معرفت مولوی عبدالقادر صاحب کو صاف صاف لکھا کہ اس عاجز کی فطرت پر توحید اور تفویض الی اللہ غالب ہے اور .... چونکہ بیعت کے بارے میں اب تک خدا تعالیٰ کی طرف سے کچھ علم نہیں اس لئے تکلف کی راہ میں قدم رکھنا جائز نہیں۔

آخر 1888ء کی پہلی سہ ماہی میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو بیعت لینے کا ارشاد ہوا۔ حضرت اقدس کی طبیعت اس بات سے کراہت کرتی تھی کہ ہر قسم کے لوگ اس سلسلہ بیعت میں داخل ہو جائیں اور دل یہ چاہتا تھا کہ اس مبارک سلسلہ میں وہی مبارک لوگ داخل ہوں جن کی فطرت میں وفاداری کا مادہ ہو اور وہ کچے نہیں۔ چنانچہ آپ نے اس بیعت کی وہ دس شرائط تجویز فرما دیں جو جماعت میں داخلہ کے لئے بنیادی حیثیت رکھتی ہیں۔

اس کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود قادیان سے لدھیانہ تشریف لے گئے۔ اور حضرت صوفی احمد جان صاحب کے مکان واقع محلّہ جدید میں فروکش ہوئے۔ آپ نے 4 مارچ 1889ء کو ایک اشتہار کے ذریعہ بیعت کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی اور اس میں آپ نے ہدایت فرمائی کہ بیعت کرنے والے اصحاب 20 مارچ کے بعد لدھیانہ پہنچ جائیں۔ حضرت اقدس کے اس اشتہار پر جموں، خوست، بھیرہ، سیالکوٹ، گورداسپور، گوجرانوالہ، پٹیالہ، جالندھر، مالیر کوٹلہ، انبالہ، کپورتھلہ اور میرٹھ وغیرہ کے اضلاع سے متعدد مخلصین لدھیانہ پہنچ گئے۔

بیعت اولیٰ کا آغاز

حضرت منشی عبداللہ سنوری صاحب کی روایت کے مطابق بیعت اولیٰ کا آغاز لدھیانہ میں 23 مارچ 1889ء (بمطابق 20 رجب 1310 ہجری) کو حضرت صوفی احمد جان صاحب کے مکان محلّہ جدید (موجودہ محلّہ کوچہ جان محمد) میں ہوا۔

بیعت لینے کا طریق

حضرت اقدس مسیح موعود بیعت لینے کے لئے مکان کی ایک کچی کوٹھڑی میں (جو بعد کو دارالبیعت کے مقدس نام سے موسوم ہوئی) بیٹھ گئے۔ اور دروازہ پر حضرت حافظ حامد علی صاحب کو مقرر کر دیا۔ اور انہیں ہدایت دی کہ جسے میں کہتا جاؤں اسے کمرہ میں بلاتے جاؤ۔ چنانچہ آپ نے سب سے پہلے حضرت مولانا نورالدین صاحب کو بلوایا۔ حضرت اقدس نے مولانا کا ہاتھ کلائی پر سے زور کے ساتھ پکڑا اور بڑی لمبی بیعت لی۔ ان دنوں بیعت کے الفاظ یہ تھے:۔

''آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں اور خراب عادتوں سے توبہ کرتا ہوں۔ جن میں میں مبتلا تھا۔ اور سچے دل اور پکے ارادے سے عہد کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور میری سمجھ ہے اپنی عمر کے آخری دن تک تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا کے آراموں اور نفس کے لذات پر مقدم رکھوں گا۔ اور 12 جنوری کی دس شرطوں پر (مراد شرائط بیعت) حتی الوسع کاربند رہوں گا۔ اور اب بھی اپنے گزشتہ گناہوں کی خدا تعالیٰ سے معافی چاہتا ہوں۔ (اس کے بعد استغفار اور دعائیں تھیں)۔

حضرت مولانا نورالدین صاحب کے بعد حضرت شیخ محمد حسن صاحب اختر خوش نویس مراد آبادی حضرت مولوی عبداللہ سنوری اور حضرت مولوی عبداللہ صاحب (صوبہ سرحد) وغیرہ سے بیعت لی۔ ان کے بعد غالباً حضرت منشی اللہ بخش صاحب لدھیانہ کا نام لے کر بلایا اور پھر حضرت شیخ حامد علی صاحب سے کہہ دیا کہ خود ہی ایک ایک آدمی کو بھیجتے جاؤ۔ اس کے بعد حضرت قاضی خواجہ علی صاحب پھر حضرت میر عنایت علی صاحب، حضرت چوہدری رستم علی صاحب، حضرت منشی اروڑا خان صاحب سے بیعت لی۔ ستائیسویں نمبر پر حضرت رحیم بخش صاحب سنوری کی بیعت ہوئی اس طرح پہلے دن باری باری چالیس افراد نے حضرت اقدس کے دست مبارک پر بیعت کی۔

عورتوں کی بیعت

مردوں کی بیعت کے بعد حضرت مسیح موعود کی بعض عورتوں نے بھی بیعت کی۔ سب سے پہلے حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاول کی اہلیہ محترمہ حضرت صغریٰ بیگم صاحبہ بنت حضرت صوفی احمد جان صاحب نے بیعت کی۔

بیعت کے بعد نصائح

حضرت مسیح موعود کا اکثر یہ دستور تھا کہ بیعت کرنے والوں کو نصائح فرماتے تھے۔ چند نصائح بطور نمونہ درج ذیل ہیں:۔

''اس جماعت میں داخل ہو کر اول زندگی میں تغیر کرنا چاہئے کہ خدا پر ایمان سچا ہو اور وہ ہر مصیبت میں کام آئے۔ پھر اس کے احکام کو نظر خفت سے نہ دیکھا جائے۔ بلکہ ایک ایک حکم کی تعظیم کی جائے۔ اور عملاً تعظیم کا ثبوت دیا جائے۔''

''دیکھو تم لوگوں نے جو بیعت کی ہے اور اس وقت اقرار کیا ہے اس کا زبان سے کہہ دینا تو آسان ہے لیکن نبھانا مشکل ہے۔ کیونکہ شیطان اس کوشش میں لگا رہتا ہے کہ انسان کو دین سے لاپرواہ کر دے۔ دنیا اور اس کے فوائد کو تو وہ آسان دکھاتا ہے اور دین کو بہت دور۔ اس طرح دل سخت ہو جاتا ہے۔ اور پچھلا حال پہلے سے بدتر ہو جاتا ہے۔ اگر خدا کو راضی کرنا ہے تو اس گناہ سے بچنے کے اقرار کو نبھانے کے لئے ہمت اور کوشش سے تیار رہو''

''فتنہ کی کوئی بات نہ کرو۔ شر نہ پھیلاؤ۔ گالی پر صبر کرو۔ کسی کا مقابلہ نہ کرو۔ جو مقابلہ کرے اس سے بھی سلوک اور نیکی کے ساتھ پیش آؤ۔ شیریں زبان کا عمدہ نمونہ دکھلاؤ۔ سچے دل سے ہر ایک حکم کی اطاعت کرو کہ خدا راضی ہو جائے۔ اور دشمن بھی جان لے کہ اب بیعت کر کے یہ شخص وہ نہیں رہا جو پہلے تھا۔ مقدمات میں سچی گواہی دو۔ اس سلسلہ میں داخل ہونے والے کو چاہئے کہ پورے دل پوری ہمت اور ساری جان سے راستی کا پابند ہو جائے۔''

دارالبیعت کا پرانا نقشہ

یہ کوٹھڑی جہاں حضرت مسیح موعود نے پہلی بیعت لی۔ دراصل حضرت صوفی احمد جان صاحب کا جاری کردہ لنگر خانہ تھا۔ جسے دارالبیعت ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ حضرت صوفی صاحب کے صاحبزادوں نے کچھ عرصہ بعد رہائشی مکان فروخت کر دیا اور دارالبیعت صدر انجمن احمدیہ کے نام ہبہ کر دیا۔ صدر انجمن احمدیہ نے اس کا انتظام مقامی جماعت کے سپرد کر دیا۔ 1916ء میں اس کی پہلی شکل میں کچھ تبدیلی کر کے شمالی جانب ایک لمبا اور پختہ اور ہوادار کمرہ تیار کروایا گیا۔ جس کی شمالی دیوار کی بیرونی سطح پر دارالبیعت کا نام اور تاریخ بیعت کا کتبہ ثبت کیا گیا اور صحن میں پختہ اینٹوں کا کوئی بالشت بھر چبوترہ اور ایک محراب بنوا کر نماز کے لئے مخصوص کر دیا گیا۔

دسمبر 1939ء میں نماز گاہ پر ایک چھوٹی سی خوبصورت بیت کی تعمیر ہوئی۔ بجلی کے قمقمے آویزاں کئے گئے صحن میں نلکا نصب ہوا۔ اور غسل خانہ و جائے ضرورت تیار کی گئی۔ ایک لمبے کمرہ کو دو میں تبدیل کر کے مشرقی کمرہ میں احمدیہ لائبریری قائم کی گئی۔ اس کمرہ کی مشرقی دیوار کے جنوبی کونے کے پہلو میں وہ مقدس جگہ ہے۔ جہاں حضرت مسیح موعود نے بیٹھ کر پہلی بیعت لی۔ اور جماعت کا قیام عمل میں آیا تھا۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کرے کہ بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے والے جملہ مخلصین بیعت کے حقیقی مقصد کو سمجھیں اور حضرت مسیح موعود کی بابرکت تعلیمات کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے کی کوشش کریں اور بالخصوص اپنی اولادوں کو بیعت کے حقیقی مقصد سے آگاہ کریں تاکہ وہ سلسلہ جس کو آج 117 سال سے زائد عرصہ ہو چکا ہے اور جس کی بنیاد لدھیانہ میں رکھی گئی تھی وہ اپنی منزل کی طرف رواں دواں رہے اور سعید روحیں بیعت کر کے آغوش احمدیت میں آتی رہیں۔ آمین

AL-FAZAL FALL CEILING

We increase in beauty of your home. All Kind of Border Box
Patti Fatting are available here.
Nasir Ahamd 0300-4026760
AL- Fazal Room Cooler & Gyser
Factory-256-16-B1- College Road Near Akbar Chowk Town Ship Lahore
Tel:042-5114822- 5118096 Fall Ceiling Contact#042-5124803
Fax# 042-5156244 E.mail:alfazalreegl@yahoo.com

ڈیلر زرعی وکمرشل جائیداد کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
فون آفس: 047-6215857
گجر پراپرٹی سنٹر
اقصیٰ چوک بیت الاقصیٰ
بالمقابل گیٹ نمبر 6 ربوہ
طالب دعا: شبیر احمد گجر
موبائل: 0300-7710731- 0345-7814216
0301-7970410

33 میکو مارکیٹ لوہا لنڈا بازار لاہور
زکریا سٹیل
طالب دعا: میاں خالد محمود
ڈیلر۔ سی۔ آر۔ سی۔ جی پی۔ ای۔ جی اور کلر شیٹ
فون آفس: 7650510-7658876-7658938-7667414

W/B
Waqar Brothers Engineering Works
پروپرائٹر وقار احمد مغل
Corbide Daies Corbide parts
Silver Brose instruments.
Shop No.4 Shaheen Market Madni Road new Dharm pura Mustfa Abad Lahore mob:0300-9428050

پاکستان آٹوز اینڈ بلڈنگ میٹریل
جینوئن موٹر سائیکل سپیئر پارٹس کا مرکز
لینٹر کی بھرائی اور سریا لینگ کی جاتی ہے نیز سیمنٹ اور سریا دستیاب ہے۔
کوالیفائیڈ کاریگروں کی زیر نگرانی۔
طالب دعا: چوہدری تنویر احمد وڑائچ آف دھیر کے
ڈھلیاں چوک کھاریاں منڈی بہاؤالدین روڈ ڈنگہ ضلع گجرات فون: 0300-6292240

فینسی زیورات کا مرکز
NAJ
نیو احمد جیولرز
گلہ چوک شہیداں
سیالکوٹ
فون شوروم: 052-4587659,4602042 فون رہائش: 4589024
طالب دعا: محمد احمد توقیر موبائل: 0321-6138779 • 0300-6130779

اعلیٰ معیار کا رائٹنگ پیپر نٹنگ آفسٹ اور پیکنگ کا کاغذ دستیاب ہے
الفیصل پلازہ۔ بنگالی گلی گنپت روڈ لاہور
فون آفس: 7230801-7210154
Email:omertiss@shoa-net
فالکن ٹریڈنگ کارپوریشن
طالب دعا: ملک منور احمد شکوری، ملک بشیر احمد شکوری

WIDE ZONE
Importer/ Exporter
IMPORTER MANUFACTURER EXPORTER
WIDE ZONE INT
All kinds of Garments and Fabrics
Akbarabad More, Near Sheharyar Restaurant, Faisalabad- Pakistan
Tel:+92-41-2600362,2605540
Fax:+92-41-2693580,
Mob:0300-9660632
Jail Road Faisalabad
Web.www.widezone.com E-mail:ahmad @widezone.com

NC
Network Consultants & Integrators
Qamar Ahmad B.Sc. Electronics
Director
555-A, Maulana Shoukat Ali Road, Faisal Town, Lahore
Tel:+92-42-5164287,5160186,Fax#+92-42-5164267
E-mail:qamar@nci.com.pk Mobile:0300-8416250

طالب دعا: شیخ انوار الحق، شیخ منیر احمد
فخر الیکٹرونکس
احمدی احباب کیلئے خاص رعایت
ڈیلر: ڈاؤلینس، پیل، ویو، نیشنل، ایل جی، سام سنگ
1۔ لنک میکلو روڈ نزد ہال بلڈنگ لاہور
7223347,7239347,7354873
0300-4647216,0300-8403614

FLEXIBLE CRYSTAL EMBLEMS
& Labels, Monograms, Logos, 3D Hologram Stickers,
Screen Printing, Cut- Stickers for Automobiles, Giveaways
GRAPHIC SIGNS
34-A Babar Block, New Garden Town, Lahore, Pakistan.
Ph:5888833,5888844, 5888855, Email:gspakistan@yahoo.com

SUZUKI
Life in a New Age with
LIANA
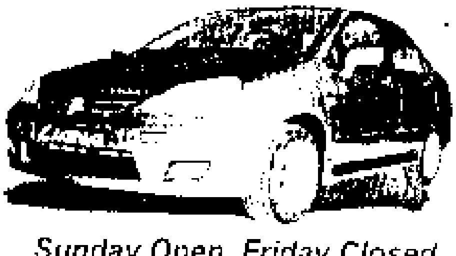
Booking Open
Car financing & leasing available
Sunday Open, Friday Closed
MINI MOTORS 5873197 5712119 5873384
54-Industrial Area, Gulberg III, Lahore.

اعلیٰ کوالٹی کے کپڑے اور بہترین سلائی کے لئے
سپر ٹیلرز اینڈ سپر فیبرکس
شاپ نمبر 1، بلاک 6بی، سپر مارکیٹ۔ اسلام آباد 44000- پاکستان فون آفس: 2877085
فیکس: 92-51-2872856 Email: supertailors@hotmail.com

مکرم حبیب الرحمان زیروی صاحب

حضرت مسیح موعود کے خطوط۔ مکتوبات احمدیہ

معرفت کے نکات اور نصائح۔ اخلاقی امور اور تاریخ سلسلہ

حضرت مسیح موعود کے قلم مبارک سے الٰہی تائید و نصرت کے ساتھ پچاسی کتب ظہور میں آئیں جو روحانی خزائن کی 23 جلدوں کے ایک خوبصورت سیٹ کی صورت میں دنیا کے سامنے ہیں اسی طرح ملفوظات کی پانچ جلدیں اور مجموعہ اشتہارات کی تین جلدیں ہیں کتنے ہی مباحثات و مناظرات ہوئے۔ روزمرہ ملنے والوں سے گفتگو اور مختلف سوالوں کے جوابات میں آپ نے دنیا کے سامنے وہ حقائق و معارف اور دقائق و لطائف رکھے جو علیم و خبیر خدائے قادر نے آپ کو عطا فرمائے۔

ایک بہت بڑا ذریعہ اس سلسلہ میں وہ مبارک خطوط ہیں جو حضرت مسیح موعود نے مختلف مذاہب کے لیڈروں کے نام لکھے اپنی جماعت کے مخلصین کے نام تحریر فرمائے یا مخالفین کے نام ارسال کئے ایسے خطوط کی مجموعی تعداد معلوم کرنا آسان نہیں۔ ایک اندازہ اس بات سے لگائیے کہ 1884ء میں آپ نے ایک خط میں تحریر فرمایا کہ 20 ہزار سے زیادہ خطوط میں نے اپنے ہاتھ سے لکھ کر مختلف مقامات میں روانہ کئے۔"

(مکتوبات احمدیہ جلد ششم حصہ اول ص 7)

اس قابل قدر ذخیرہ کو جمع کرنے کی طرف نمایاں توجہ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی ایڈیٹر "الحکم" نے فرمائی اور دس جلدیں مختلف دوستوں کے نام خطوط کی شائع بھی کر دیں مثلاً ایک فدائی حضرت چوہدری رستم علی صاحب کے نام 278 خطوط پر مشتمل جلد ہے۔

حضرت بانی سلسلہ کے مختلف جاں نثاروں کو خدمت کی توفیق ملتی رہی خطوط لکھنے اور دیگر دوستوں کے خطوط کے جواب لکھنے میں وقتاً فوقتاً جن خوش نصیبوں کو موقعہ ملتا رہا ان میں سے کچھ بزرگ بہت نمایاں ہیں جیسے۔

1- حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی
2- حضرت منشی عبداللہ سنوری صاحب
3- حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانی سرساوی
4- حضرت پیر افتخار احمد صاحب لدھیانوی
5- حضرت مفتی محمد صادق صاحب بھیروی

مکتوبات احمدیہ کے نام سے کام کرنا انتہائی مشکل مشن تھا جسے حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے زندگی بھر جاری رکھا۔ 1908ء میں پہلی جلد شائع کی۔ 1950ء میں آخری۔ مختلف دوستوں کے خطوط کو جمع کرنا بہت ہی مشقت طلب کام تھا۔ عرفانی صاحب فرماتے ہیں:

خاکسار ایڈیٹر الحکم نہایت خوشی اور مسرت قلبی سے اس امر کا اظہار کرتا ہے کہ جب سے اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے اس کو اس چشمہ ہدایت کی طرف راہنمائی فرمائی اور اپنے فضل ہی سے اس کے ہاتھ میں قلم اور دل و دماغ میں قوت بخشی اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی قلمی خدمت کے لئے اسے ایک جوش عطا فرمایا تب ہی سے اسے یہ آرزو ہے کہ حضرت مسیح موعود کے ملفوظات مکتوبات اور ہر ایسی تحریروں کو جمع کروں جو آپ کے قلم سے کسی وقت نکلی ہوں اور وہ کسی منتشر حالت میں ہوں یا اندیشہ ہو کہ وہ نایاب نہ ہو جائیں۔

جہاں تک ان مبارک خطوط کو شائع کر کے احباب جماعت کے سامنے رکھنے کا معاملہ ہے اولین سعادت حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ الثانی کے حصہ میں آئی آپ نے حضرت مسیح موعود کی حیات میں ہی رسالہ تشحیذ الاذہان کے ذریعہ مکتوبات امام الزمان کے نام سے اس کا اہتمام فرمایا۔

ان مبارک خطوط کی اہمیت و افادیت منفرد نوعیت کی ہے اس سلسلہ میں حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب کی رائے بہت خوب ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود کی تصانیف جو رنگ رکھتی ہیں وہ اور ہے مجالس کی تقریریں وعظ اور نصائح ایک اور ہی رنگ کی چیز ہیں۔ مکتوبات کا ان سے الگ ایک تیسرا رنگ ہے۔ کیونکہ ان میں اکثر باتیں پرائیویٹ ہوتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود کے مکتوبات پڑھنے سے کئی ایسی باتیں معلوم ہوتی ہیں جو صرف تصانیف یا مجالس کے حالات پڑھنے والے کو ہرگز معلوم نہیں ہوسکتیں۔ (-) اور جو عجیب نکات فرمائے ہیں ان کا عام تقریروں یا تصانیف میں ڈھونڈنا بالکل عبث ہے۔

اسی طرح بعض اپنی پرائیویٹ اور نجی باتیں جن پر اور کسی طرح علم حاصل نہ ہوسکتا تھا۔ وہ ان خطوط سے معلوم ہوتی ہیں۔ غرض یہ یا اس قسم کی کتابیں اتنے علوم اور معارف اور تاریخی امور اور پرائیویٹ حالات فریقین کے ظاہر کرتی ہیں کہ کوئی احمدی ان سے بے نیاز نہیں ہوسکتا (-)۔

بہت سے امور ہیں جو علم میں ترقی کا موجب ہیں۔ پھر معرفت کے نکات اور نصائح اور اخلاقی باتیں اور اس زمانہ کے بعض حالات مزید براں ہیں۔ یہ چھوٹا سا رسالہ علم و معرفت کا ایک دریا ہے۔ جس کے فقرہ فقرہ سے ہر علمی حیثیت کا شخص فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے شیخ عرفانی کو۔ جنہوں نے سالہا سال پہلے اپنی دوربین آنکھ سے ان چیزوں کی اہمیت کو دیکھا اور ان کا ایک ذخیرہ اپنے پاس جمع کر لیا۔ جسے وہ وقتاً فوقتاً جماعت کے فائدہ کے لئے شائع کرتے ہیں۔

حضرت مولانا عرفانی صاحب کے بعد محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے قادیان نے اس سلسلہ میں کوشش کی اور 1954ء میں ایک جلد شائع کرنے کی سعادت پائی آپ رقم طراز ہیں۔

حضرت مسیح موعود کے مکتوبات، مسائل، تصوف مواعیظ و حکم، (-) تاریخ سلسلہ اور آپ کے اسوہ حسنہ کا ایک لاثانی ذخیرہ ہے اور تاریخ کا ایک کثیر حصہ صرف انہی سے دستیاب ہوتا ہے۔ ان کے محفوظ کرنے کا سہرا حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی موسس و ایڈیٹر الحکم کے سر ہے۔ آپ نے حضرت صاحب کے عصر سعادت سے ہی اس طرف پوری توجہ کی اور سلسلہ کے اولین اخبار الحکم کے ذریعہ ان خطوط کو نیز حضرت صاحب کے ملفوظات (-) اور تاریخ سلسلہ کو اور بعد ازاں مکتوبات احمدیہ کی شکل میں مرتب کر کے ان خطوط کو شائع کرنے کی توفیق پائی۔ ایسے مفید امور کی سرانجام دہی کی بناء پر ہی الحکم حضرت مسیح موعود کی طرف سے اپنے دو بازوؤں میں سے ایک قرار پایا تھا۔ مکتوبات احمدیہ کے تسلسل کو قائم رکھنے کے لئے خاکسار نے حضرت عرفانی صاحب سے اس سلسلہ کی ایک جلد اسی نام سے شائع کرنے کی اجازت چاہی تھی۔ آپ چونکہ بصد شوق اس کام کی تکمیل کے متمنی ہیں۔ آپ نے از راہ کرم اجازت عنایت فرما دی۔

(-) میری نیت صرف یہ ہے کہ انقلاب کے ہاتھوں ایک کثیر حصہ غیر مطبوعہ خطوط وغیرہ کا ضائع ہو چکا ہے جو ابھی تک بچا ہوا ہے اسے طبع کر کے ہمیشہ کے لئے محفوظ کر دیا جائے۔ کیونکہ نہ معلوم وہ کب تک اصلی شکل میں محفوظ رہ سکے گا۔ بسا اوقات خود احباب یا ان کی اولاد کی پوری توجہ نہیں رہتی اور ایسی انمول چیزیں ہمیشہ کے لئے ضائع ہو جاتی ہیں۔

1954ء کے بعد اب تک مزید کوئی جلد شائع نہیں ہوسکی جو جلدیں اب تک چھپ چکی ہیں ان میں 894 خطوط شامل ہیں۔ جبکہ اصل تعداد کا صحیح شمار معلوم نہیں۔

جو مکتوبات احمدیہ خلافت لائبریری میں پہنچ کر محفوظ ہو چکے ہیں لیکن ابھی شائع نہیں ہوئے ان کی بھی خاصی تعداد ہے اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں مندرجہ ذیل رفقاء کے نام تحریر فرمودہ خطوط محفوظ کئے گئے ہیں۔

1- حضرت مولوی غلام حسن خان صاحب پشاوری
2- حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانی سرساوی
3- حضرت خلیفہ ڈاکٹر رشید الدین صاحب
4- حضرت منشی عبداللہ سنوری صاحب
5- حضرت نواب محمد علی خان صاحب

فہرست مکتوبات احمدیہ

جلد اول۔

میر عباس علی صاحب لدھیانوی کے نام 56 خطوط

جلد دوم

کل خطوط 19

1- پنڈت دیانند سرسوتی کے نام
2- مختلف مذاہب کے لیڈرز کے نام
3- اندرمن مراد آبادی کے نام
4- رام چرن ممبر آریہ سماج (اکبر آبادی) کے نام
5- پنڈت شونرائن ستیانند اگنی ہوتری بانی دیوسماج
6- پنڈت لیکھرام صاحب آریہ مسافر کشتہ اعجاز مسیحائی کے نام تین عدد
7- لالہ بھیم سین کے نام
8- پنڈت کھڑک سنگھ کے نام
9- ڈاکٹر جگن ناتھ صاحب ملازم ریاست جموں
10- پنڈت لیکھرام کے نام خط
11- جناب مینیجر صاحب گروکل گوجرانوالہ کے نام
12- سوامی دیانند سرسوتی کے نام اعلان دو عدد
13- باوا نرائن سنگھ وکیل کے نام اشتہار
14- باوا نرائن سیکرٹری آریہ سماج امرتسر

جلد سوم

کل خطوط 12

1- پادری سوفٹ کے نام
2- پادری جوالا سنگھ کے نام
3- فتح مسیح کے نام
4- ایک عیسائی کے سوالوں کے جواب
5- بشپ لاہور سے ایک سچے فیصلہ کی درخواست
6- رائٹ ریورنڈ جارج لیفرائے ڈی ڈی بشپ لاہور
7- مسیحان جنڈیالہ کے نام
8- ڈاکٹر مارٹن کلارک کے نام دو خط
9- عبداللہ آتھم کے خط کا جواب
10- الیگزینڈر ڈوئی کے نام خط دو عدد

جلد چہارم

مولوی محمد حسین بٹالوی کے نام 18 خطوط

جلد پنجم حصہ اول

حضرت سیٹھ عبدالرحمان مدراسی کے نام 94 خطوط

جلد پنجم حصہ دوم

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے نام 46 خطوط

جلد پنجم حصہ سوم

حضرت چوہدری رستم علی خان صاحب کے نام 278 خطوط

جلد پنجم حصہ چہارم

حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے نام 62 خطوط

جلد پنجم حصہ پنجم

کل خطوط 205

1- حضرت منشی احمد جان صاحب کے نام خطوط 4 عدد
2- حضرت نواب علی محمد خان آف جھجر کے نام 3 عدد
3- حضرت حکیم مولوی نورالدین خلیفۃ المسیح الاول کے نام ایک عدد
4- حضرت منشی حبیب الرحمان صاحب رئیس حاجی پورہ کے نام 6 عدد
5- حضرت منشی ظفر احمد صاحب کے نام ایک عدد
6- خان صاحب عبدالمجید خان صاحب کے نام 8 عدد
7- حضرت صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب نعمانی کے نام 25 عدد
8- حضرت میر حکیم حسام الدین صاحب سیالکوٹی کے نام ایک عدد
9- حضرت سید محمد عسکری صاحب کے نام ایک عدد
10- حضرت مولوی ابو الخیر عبداللہ صاحب کے نام ایک عدد
11- حضرت صوفی سید حافظ تصور حسین صاحب کے نام 5 عدد
12- حضرت مولوی محمد شادی خان صاحب سیالکوٹی کے نام 8 عدد
13- حضرت مولوی عبداللہ سنوری صاحب کے نام 80 عدد
14- مولوی اللہ دتہ صاحب لودھی ننگل منظوم ایک عدد
15- حضرت سید ناصر شاہ صاحب کے نام 13 عدد
16- حضرت ڈاکٹر (خانصاحب) میر محمد اسماعیل صاحب کے نام 4 عدد
17- حضرت شیخ فتح محمد صاحب کے نام 7 عدد
18- حضرت مولوی عبدالقادر صاحب لدھیانوی کے نام ایک عدد
19- سید امیر علی شاہ صاحب کے نام ایک عدد
20- ایک مدرس کے نام ایک عدد
21- حضرت چوہدری اللہ داد خان صاحب کے نام 2 عدد
22- حضرت سیٹھ عبدالرحمان صاحب مدراسی کے نام 8 عدد
23- حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے نام ایک عدد
24- محترمہ صدیقہ بیگم صاحبہ اہلیہ قریشی محمد عثمان صاحب کے نام 3 عدد
25- حضرت مرزا ایوب بیگ صاحب کے نام 2 عدد
26- حضرت سیٹھ اسماعیل آدم کے نام 17 عدد

جلد ششم

کل خطوط 48

1- حاجی ولی اللہ صاحب آف کپورتھلہ کے نام تین عدد
2- مولوی نور محمد صاحب کے نام
3- امام الدین فاتح کتاب المبین کے نام
4- مولوی سلطان محمود صاحب کے نام
5- محمد حسین بٹالوی کے نام 17 خطوط
6- مولوی عبدالجبار غزنوی کے نام دو عدد
7- حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے نام
8- حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے نام
9- حافظ محمد یوسف ضلع وار کے نام
10- بابو الٰہی بخش کے نام
11- بٹالوی محمد حسین کے نام دوسرا خط
12- منشی عبدالقادر بیدل کے نام
13- قاضی نذر حسین ایڈیٹر قل قل کے نام
14- بانس بریلی کے ایک مسلمان کے نام چشمہ مسیحی
15- غلام دستگیر قصوری کے نام خط
16- مولوی محمد بشیر بھوپالی کے نام
17- مولوی رشید احمد گنگوہی کے نام
18- مولوی عبدالحق غزنوی کے نام

جلد ہفتم

کل خطوط 56

1- حضرت نواب محمد علی کے نام خط 43 عدد
2- حضرت بھائی عبدالرحمان قادیانی کے نام خط 7 عدد
3- محمد ابراہیم خان کے نام ایک عدد
4- قاضی ضیاء الدین کے نام خط دو عدد
5- قاضی عبدالرحیم بھٹی کے نام خط
6- ڈاکٹر سید ظہور احمد صاحب کے نام
7- سید بشارت احمد صاحب کی بیعت کا جوابی خط

ذیل میں چند خطوط میں سے اقتباسات محض تبرکاً درج کئے جاتے ہیں۔

حضرت محمد ولی اللہ صاحب کے نام

مخدومی مکرمی اخویم (-) محمد ولی اللہ صاحب (-) آپ پر واضح رہے کہ جو لوگ بدظنی کرتے ہیں اور منہ سے گندی باتیں نکالتے ہیں وہ ہمارا کچھ نقصان نہیں کر سکتے۔ وہ آپ ہی بدظن ہو کر خسر الدنیا والآخرہ کے مصداق ٹھہر جاتے ہیں۔ یہ کاروبار سب جناب الٰہی کی طرف سے ہے اور وہی اس کو بخیر و خوبی پورا کرے گا۔ اگر تمام بنی آدم ایسا ہی خیال دل میں پیدا کریں جیسا کہ آج کل آپ کا ہے تو تب بھی ایک ذرہ ہم کو ضرر نہیں پہنچا سکتا۔ ہمارا وہ مربی کریم ہے جس نے تاریکی کے زمانہ میں مامور کیا وہ ہمارے ساتھ ہے اور وہی کافی ہے۔ (مکتوبات احمدیہ جلد ششم ص 13)

سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب اللہ رکھا کے نام

محبّ یک رنگ مکری اخویم (-) سیٹھ عبدالرحمان صاحب اللہ رکھا سلمہ (-) کل کی ڈاک میں بذریعہ تار مبلغ پانچ سو روپیہ مرسلہ آں مکرم مجھ کو پہنچ گیا۔ خدا تعالیٰ آپ کو ان للّٰہی خدمات کا دونوں جہان میں وہ اجر بخشے جو اپنے مخلص اور وفادار بندوں کو بخشتا ہے۔ آمین ثم آمین یہ بات فی الواقعہ سچ ہے کہ مجھ کو آپ کے روپیہ سے اس قدر دینی کام میں مدد پہنچ رہی ہے کہ اس کی نظیر میرے پاس بہت ہی کم ہے میں اللہ تعالیٰ سے چاہتا ہوں کہ آپ کو ان خدمات کا وہ یہ رحمت پاداش بخشے کہ تمام حاجات کی دارین پر محیط ہو اور اپنی محبت میں ترقیات عطا فرماوے۔ محض اللہ تعالیٰ کے لئے اس پرآشوب زمانہ میں جو دل سخت ہو رہے ہیں۔ آگے سے آگے بڑھانا کچھ تھوڑی بات نہیں ہے۔ اللہ القدیر (نے چاہا تو) آپ ایک بڑے ثواب کا حصہ پانے والے ہیں کچھ تھوڑے دن ہوئے ہیں کہ مجھ کو خواب آیا تھا کہ ایک جگہ میں بیٹھا ہوں یک دفعہ کیا دیکھتا ہوں کہ غیب سے کسی قدر روپیہ میرے سامنے موجود ہو گیا ہے میں حیران ہوا کہ کہاں سے آیا۔ آخر میری یہ رائے پڑی کہ خدا تعالیٰ کے فرشتہ نے ہماری حاجات کے لئے یہاں رکھ دیا ہے۔ پھر الہام ہوا کہ میں تمہاری طرف ہدیہ بھیجتا ہوں۔ اور ساتھ ہی میرے دل میں پڑا کہ اس کی یہی تعبیر ہے کہ ہمارے مخلص دوست (-) سیٹھ عبدالرحمان صاحب اس فرشتہ کے رنگ میں متمثل کئے گئے ہوں گے۔ اور غالباً وہ روپیہ بھیجیں گے۔ اور میں نے اس خواب کو عربی زبان میں اپنی کتاب میں لکھ دیا۔ چنانچہ کل اس کی تصدیق ہوگئی۔ (-) یہ قبولیت کی نشانی ہے کہ مولیٰ کریم نے (-) تصدیق فرمائی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو خوش رکھے اور اپنے فضل سے مکروہات سے بچاوے اور آپ کے ساتھ ہو۔ میں عنقریب ایک کتاب منن الرحمان نام شائع کرنے والا ہوں شائد کل اس کے کاغذ کے لئے لاہور میں آدمی بھیج دوں۔ اس میں یہ بیان ہے کہ خدا تعالیٰ نے ہم پر کیا کیا فضل کئے۔ (-) غالباً عربی زبان میں مع ترجمہ ہوگی باقی خیریت ہے۔

(17 مارچ 1895ء)

(مکتوبات احمدیہ جلد اول ص 3)

مخدومی مکرمی (-) سیٹھ عبدالرحمان صاحب (-) (سلام) کل تار کے ذریعہ سے مبلغ ایک سو روپیہ مجھ کو آپ کی طرف سے پہنچ گیا۔ اللہ جلشانہ آنمکرم کو ان للّٰہی خدمات کا دونوں جہان میں اجر بخشے اور آپ کی محبت میں اپنی ترقیات عطا فرماوے اور آپ کے ساتھ ہو میں آپ سے دلی محبت رکھتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ اپنی کسی کتاب میں محض بھائیوں کے دعا کے لئے آنمکرم کے دینی خدمات کا کچھ حال لکھوں۔ کیونکہ اس میں دوسروں کو نمونہ ہاتھ آتا ہے اور محبان (-) غائبانہ دعا سے یاد کرتے ہیں۔ اور آئندہ آنے والی نسلیں اس سے فائدہ اٹھاتی ہیں۔ اور نیز چاہتا ہوں کہ آپ کے ساتھ چند اور دوستوں کا بھی ذکر کروں۔ کیونکہ اللہ جلشانہ (-) ترغیب دیتا ہے اور فرماتا ہے کہ جیسا کہ تم بعض اپنے نیک اعمال کو پوشیدہ رکھتے ہو ایسا ہی بعض اوقات ان کو لوگوں پر ظاہر کرو تا لوگ تمہارے نمونہ پر چلیں کیونکہ انسان کی عادت ہے کہ نمونہ دیکھ کر اس میں قوت پیدا ہوتی ہے سو امید رکھتا ہوں کہ اگر آئندہ کسی رسالہ میں جلد یا دیر سے لکھوں تو آپ اس سے موافقت ظاہر کریں۔ ہمارے کام محض اللہ جلشانہ کے لئے ہیں اور کسی کی نسبت وہ حالات اور واقعات جو لکھے جائیں حاشا وکلا اس کی خوشامد کے لئے ہرگز نہیں۔ اور نہ اس کے خوش کرنے کے لئے کہ یہ سخت معصیت ہے بلکہ نمونہ دکھلانے کے لئے صحت نیت سے محض للہ ہوگا وانما الاعمال بالنیات اور عنقریب بعض کاغذ دستخط کے لئے آنمکرم کی خدمت میں بھیجے جائیں گے۔ امید ہے کہ آنمکرم بہت کوشش کر کے ان کی تعمیل کر دیں۔

والسلام

خاکسار مرزا غلام احمد

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم حصہ اول ص 6)

حضرت مولانا نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول کے نام

مخدومی مکرمی اخویم مولوی صاحب (-) محبت نامہ جو آنمخدوم کے مرتبہ یقین اور اخلاص اور شجاعت اور للّٰہی زندگی پر ایک محکم دلیل اور حجت قویہ تھا۔ پہنچ کر باعث انشراح خاطر و سرور و ذوق ہوا۔ بلاشبہ اس درجہ کی قوت و استقامت و جوش و ایثار جان و مال للہ اس چشمہ صافیہ کمال ایمانی سے نکلتا ہے جس میں چمکتا ہوا یقین اس امر کا پورے زور کے ساتھ موجود ہوتا ہے کہ خدا ہے اور وہ صادقوں کے ساتھ ہے۔

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم حصہ دوم ص 103)

نواب محمد علی خان صاحب کے نام

بے چارہ نورالدین جو دنیا کو عموماً لات مار کر اس جنگل قادیان میں آ بیٹھا ہے۔ بے شک قابل نمونہ ہے۔ بہتیری تحریک اٹھیں کہ آپ لاہور میں رہیں۔ اور امرتسر میں رہیں۔ دنیاوی فائدہ طبابت کی رو سے ہوگا۔ مگر کسی کی بات انہوں نے قبول نہیں کی۔ میں یقیناً سمجھتا ہوں کہ انہوں نے سچی توبہ کر کے دین کو دنیا پر مقدم رکھ لیا ہے۔ خدائے تعالیٰ ان کو شفا بخشے اور ہماری جماعت کو توفیق عطا کرے کہ ان کے نمونہ پر چلیں۔ آمین

والسلام

خاکسار غلام احمد

(28/اپریل 1895ء)

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم حصہ چہارم ص 74)

حضرت منشی رستم علی صاحب کے نام

مخدومی مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب (-) (سلام) آم پہنچ گئے ۔آپ نے خالصاً للہ بہت خدمت کی ہے اور دلی محبت اور اخلاق سے آپ خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔ اللہ جلشانہ آپ کو بہت اجر بخشے۔

خاکسار غلام احمد

21 جولائی 1887ء

((مکتوبات احمدیہ جلد پنجم حصہ سوم ص 43)

مکرم اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ (-) محبت نامہ پہنچا۔ انشاء اللہ آپ کے لئے رمضان میں دعا کرتا رہوں گا۔آپ کی تو ہر مراد اللہ تعالیٰ پوری کر دیتا ہے۔ آپ کیوں مضطرب ہوتے ہیں۔ رسالہ نور الحق بڑی شان کا رسالہ ہو گیا ہے اور پانچ ہزار روپیہ اس کے ساتھ اشتہار دیا گیا ہے(-)

والسلام

خاکسار غلام احمد

20 مارچ 1894ء

((مکتوبات احمدیہ جلد پنجم حصہ سوم ص 126)

مجبی اخویم منشی رستم علی صاحب (سلام) (-) تمام جماعت میں ایک آپ ہی ہیں جو اپنی محنت اور کوشش کی تنخواہ کا ایک ربع ہمارے سلسلہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔آپ کو اس صدق و وفا کا خدا تعالیٰ بدلہ دیوے۔آمین

خاکسار غلام احمد

یکم مئی 1896ء

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم حصہ سوم ص 142)

حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے نام

بخدمت اخویم عزیزی خان صاحب محمد علی خان (-) عنایت نامہ متضمن بہ دخول در سلسلہ این عاجز موصول ہوا۔ دعا ثبات واستقامت درحق آن عزیز کی گئی (-) بے وقوف وہ شخص ہے جو اس دنیا سے دل لگاوے۔اور نادان ہے وہ آدمی جو اس کے لئے اپنے رب کریم کو ناراض کرے۔ سو ہوشیار ہو جاؤ۔ تاغیب سے قوت پاؤ۔ دعا بہت کرتے رہو۔ اور عاجزی کو اپنی خصلت بناؤ۔ جو صرف رسم اور عادت کے طور پر زباں سے دعا کی جاتی ہے۔ وہ کچھ بھی چیز نہیں۔ جب دعا کرو تو بجز صلوٰۃ فرض کے یہ دستور رکھو کہ اپنی خلوت میں جاؤ۔ اور اپنی زبان میں نہایت عاجزی کے ساتھ جیسے ایک ادنیٰ سے ادنیٰ بندہ ہوتا ہے خدائے تعالیٰ کے حضور میں دعا کرو۔

اے رب العالمین! تیرے احسان کا میں شکر نہیں کر سکتا۔ تو نہایت رحیم و کریم ہے۔ اور تیرے بے نہایت مجھ پر احسان ہیں۔ میرے گناہ بخش تا میں ہلاک نہ جاؤں۔ میرے دل میں اپنی خالص محبت ڈال تا مجھے زندگی حاصل ہو۔ اور میری پردہ پوشی فرما۔ اور مجھ سے ایسے عمل کرا جن سے تو راضی ہو جاوے میں تیرے وجہ کریم کے ساتھ اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ تیرا غضب مجھ پر وارد ہو۔ رحم فرما اور دین و آخرت کی بلاؤں سے مجھے بچا کہ ہر ایک فضل و کرم تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ آمین ثم آمین

والسلام

خاکسار مرزا غلام احمد

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر چہارم ص 6)

مجبی عزیزی اخویم نواب صاحب (-) عنایت نامہ بدست مولوی محمد اکرم صاحب مجھ کو ملا اور اول سے آخر تک پڑھا گیا۔ دل کو اس سے بہت درد پہنچا کہ ایک پہلو سے تکالیف اور ہموم وغموم جمع ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ان سے مخلصی عطا فرماوے۔ مجھ کو (جہاں تک انسان کو خیال ہو سکتا ہے) یہ خیال جوش مار رہا ہے کہ آپ کے لئے ایسی دعا کروں جس کے آثار ظاہر ہوں لیکن میں اس بات کا اقرار کرتا ہوں اور حیران ہوں کہ باوجود یہ کہ میں آپ سے محبت رکھتا ہوں اور آپ کو ان مخلصین میں سے سمجھتا ہوں جو صرف چھ سات آدمی ہیں۔ پھر بھی ابھی تک مجھ کو ایسی دعا کا موقعہ نہیں ملا۔ دعا تو بہت کی گئی اور کرتا ہوں مگر ایک قسم دعا کی ہوتی ہے جو میرے اختیار میں نہیں۔ غالباً کسی وقت کسی قدر ظہور میں آئی ہو گی۔ اور اس کا اثر یہ ہوا ہو گا کہ پوشیدہ آفات کو خدائے تعالیٰ نے ٹال دیا۔ لیکن میری دانست میں ابھی تک اکمل اور اتم طور پر ظہور میں نہیں آئی۔ مرزا خدا بخش صاحب کا اس جگہ ہونا بھی بہت یاددہانی کا موجب ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ کسی وقت کوئی ایسی گھڑی آجائے گی کہ یہ مدعا کامل طور پر ظہور میں آجائے گا۔

اصل بات تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی عمر دراز کرے اور کامل طور پر قوت ایمان عطا فرماوے۔ اور ہر طرح سے امن میں رکھے۔ تب اس کے باقی ہموم وغموم کچھ چیز نہیں۔ میرا دل بہت چاہتا ہے کہ آپ دو تین ماہ تک میرے پاس رہیں۔ نہ معلوم کہ یہ موقعہ کب ہاتھ آئے گا۔

والسلام

خاکسار مرزا غلام احمد

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر چہارم ص 109)

عزمِ وفا

یہ ممکن ہے کہ اس الٹے زمانے میں کوئی مجنوں
بگڑ کر اپنی لیلیٰ سے کبھی بیزار ہو جائے

یہ ممکن ہے کوئی بلبل خلاف اپنی طبیعت کے
گلوں سے دشمنی رکھ کر نثار خار ہو جائے

یہ ممکن ہے طوافِ شمع تاباں چھوڑ پروانہ
اسیر زلف لیلائے شبانِ تار ہو جائے

یہ ممکن ہے کہ ماہی مسکنِ آبی سے گھبرا کر
شہید جستجوئے رفعت کوہسار ہو جائے

یہ ممکن ہے کہ پانی چھوڑ کر اپنی برودت کو
حرارت میں بدل جائے سراسر نار ہو جائے

یہ ممکن ہے کوئی نوشیرواں سا حاکمِ عادل
عدالت چھوڑ دے اور ظلم میں سرشار ہو جائے

یہ ممکن ہے کوئی ہٹلر عدوِ جرمنی بن کر
کسی انگریز دشمن کا علم بردار ہو جائے

یہ ممکن ہے کوئی محمود شانِ بے نیازی میں
ایاز با وفا سے برسرِ پیکار ہو جائے

غرض سب کچھ یہ ممکن ہے مگر یہ ہو نہیں سکتا
کہ احمد کی جماعت کا ظفرؔ غدار ہو جائے

ظفر محمد ظفرؔ

ڈیلر: سی آر سی شیٹ اور کوائل
الرحیم سٹیل
139۔ لوہا مارکیٹ،
لنڈا بازار۔ لاہور
طالب دعا: عبدالرحیم، عبدالقیوم
فون آفس: 7653853-7669818 فیکس: 7663786
Email:alraheemsteel@hotmail.com

خان پرنٹنگ پریس
اشتہارات، شادی کارڈ، وزٹنگ کارڈ، ربڑ و نائیلون
کی مہریں بنوانے کے لئے تشریف لائیں
طالب دعا: قمر احمد
منڈر روڈ بالمقابل ٹی بی ہسپتال چنیوٹ
فون آفس: 047-6337152 موبائل: 0333-6711921

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز بہتر تشخیص مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد فون 2647434

معیاری اور عمدہ اشیاء صرف کے لئے تشریف لائیں
عبدالرؤف کمیشن شاپ
تحصیل روڈ، غلہ منڈی۔ گوجرخان
فون آفس: 0571-512074,512088 فون رہائش: 512070

BILLOO TRADING CORPORATION
BI loo
P.O Box 877 Sialkot/Pakistan
Manufactures & Exporters of all kinds of Leather
Goods specialist in Gloves.
Managed and Production obsessed by Quality
Cable :BILLOO SIALKOT Tel:Off(052)4593756, Fac:4267115 Fax:4592086
Web site: www.billooco.com Email:info@billooco.com

ہوم مینٹیننس سروس
تخت ہزارہ سینیٹری سٹور
F-10/4 مرکز مارکیٹ
اسلام آباد
پروپرائٹرز: عرفان احمد کنول۔ مہربان علی
فون: 2293722 موبائل: 0320-4915874

ایمن نور، نور بیوٹی سوپ۔ پرس، بیگ، کاسمیٹکس
رحمان
کون مہندی، جنرل سٹور
باہر مارکیٹ مین بازار
سیالکوٹ
فون آفس: 092-52-4597058

گارڈر سریا، ٹی آئرن، پلاسٹک رنگ و روغن، دروازے
چوہدری آئرن سٹور
بیرون غلہ منڈی۔ سرگودھا 0483713984
طالب دعا: محمود احمد 300-9605517

جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
شاہد اسٹیٹ ایجنسی
مین بازار۔ نشاط کالونی
لاہور کینٹ
طالب دعا: شاہد مسعود اعوان
فون آفس: 0300-8180864-5745695

محبت سب کیلئے ☆ نفرت کسی سے نہیں
ہر قسم کی انگریزی و دیسی ادویات، جڑی بوٹیاں
عرقیات، مربہ جات بارعایت خریدیں
فون سٹور
054-2538325
باجوہ میڈیکل سٹور
بازار حکیماں ظفروال
طالب دعا: ثناء اللہ باجوہ، اسد اللہ باجوہ
فون رہائش: 054-2538250-2619212

چناب اینڈ کو
بیج کی و خالص معیاری زرعی ادویات
خریدنے کے لئے تشریف لائیں
ڈیلرز زرعی ادویات
طالب دعا: شیخ عنایت اللہ و برادرز
کچہری بازار۔ چنیوٹ فون آفس: 047-6330978 فون رہائش: 047-6214110

اعلیٰ معیار کا رائٹنگ پیپر، کرافٹ پیپر، آفسٹ اور پیکنگ کا کاغذ دستیاب ہے
پرائم پیپر ٹریڈرز
22۔ ذوالقرنین چیمبرز
گنپت روڈ۔ لاہور
فون آفس: 042-7232380
042-7248012
طالب دعا: ملک مدثر احمد شکوی

دلہن جیولرز
Mob:
0300-9491442
Mob:0300-4742974
TEL.:042-6684032
طالب دعا:
نذیر احمد، حفیظ احمد
Gold Palace Plaza, Shop # 1. Defence Chowk,
Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.

گلیانہ روڈ کھاریاں۔ ضلع گجرات
طالب دعا: عطاء الرحمن
053-7532448-0300-9528211

نام ہے اعتماد کا
ریڈی میڈ برقعہ سپیشلسٹ
جدید ڈیزائنوں میں سادہ و کڑھائی والے برقعے دستیاب ہیں نیز برقعے آرڈر پر تیار کئے جاتے ہیں۔
خالد کلاتھ اینڈ برقعہ ہاؤس KC&BH
اقصیٰ روڈ نزد ریلوے
پھاٹک ربوہ
فون: 0476212533 موبائل: 0301-7979164-0322-7815164

Safina
Industries
(Pvt)Ltd

Manufacturers, Importers, Exporters of
Textile Fabrics & Made Ups

Deal in 100% Cotton & Poly/Cotton Fabrics & Its Made Ups In Grey, Bleached, Dyed, Printed Mode

Our Product Range Is Given Under:-

Product / Woven

All Types Of Woven Fabrics, i.e.: Grey, Bleached Dyed, Printed In All Ranges, Its Made Ups.
I.e.: Bed Sets Flat Sheet, Fitted Sheets, Quitcover, Duvet Cover, Pillow Covers, Cotton Shopping Bages Cover Mattress Covers, Cushion Covers etc.

HEAD OFFICE: FACTORY:

Maqbool Road,Faisalabad.p.o.Box No.180
E-Mail: safina@khawaja.net.pk
safir136@fsd.paknet.com.pk
Tel:+92-41-8541550,8545631,8710833
Fax: +92-41-8723461-8542399

ہر قسم کے چاول گندم اور سورج مکھی کی اعلیٰ کوالٹی کا واحد مرکز
NRM
نیو نیشنل رائس ملز
گوجرانوالہ پسرور روڈ سرانوالی (سیالکوٹ)
طالب • صوفی محمد اشرف بٹ، محمد وسیم اشرف بٹ، محمد ظفر بٹ
دعا • محمد فراز بٹ، محمد گوہر ظفر بٹ، محمد تہذیب اشرف بٹ
فون آفس: 052-6280008 فون رہائش: 0553730227-3256954-3015403

مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب

کاؤنٹ لیوٹالسٹائی اور جماعت احمدیہ

جنگ اور امن نامی شہرۂ آفاق ناول کے مصنف عالمی شہرت یافتہ روسی ادیب لیوٹالسٹائی جس نے مارکسی نظریات کو دنیا میں پھیلانے میں اہم کردار ادا کیا۔ آخر میں اسلام سے متاثر ہوا۔ اور اس نے اس سلسلہ میں اسلامی کتب کا مطالعہ کیا ایک ہندی عالم عبداللہ سہروردی کی تصنیف ''منتخب احادیث'' نے لیوٹالسٹائی کے ذہن پر گہرا اثر چھوڑا۔ اس کے بعد اس نے مزید اسلامی لٹریچر کا مطالعہ کیا وہ آنحضرت ﷺ کی صداقت اور اسلام کی حقانیت کا معترف ہوا۔ اس سلسلہ میں اس نے بہت سے لوگوں سے خط و کتابت کی۔

لیو ٹالسٹائی 28۔ اگست 1828ء کو یولینا کے علاقے یاسانیا کے شہر میں پیدا ہوا۔ وہ ایک معمولی خاندان میں پیدا ہوا۔ اس کی ماں بچپن میں فوت ہوگئی تھی وہ نو سال کا تھا تو والد کا بھی انتقال ہوگیا اس کی کفایت اس کی پھوپھی نے کی 1844ء میں ٹالسٹائی قازان یونیورسٹی میں مشرقی زبانوں کی تعلیم حاصل کرنے لگا مگر وہ اپنی تعلیم جاری نہ رکھ سکا۔

1851ء میں وہ قفقاسیا چلا گیا۔ یہیں پر اس نے ایک ملٹری اکیڈمی میں داخلہ لے لیا اور یوں اس کا مسلمانوں سے پہلا تعارف ہوا

1853ء میں عثمانوی ترکوں کے خلاف جنگ کیلئے اپنے آپ کو وقف کردیا اور 1854ء میں ترکوں کے خلاف جنگ میں حصہ لیا جس میں روس کو شکست ہوئی 1856ء میں فوج کو خیرباد کہہ دیا

1851ء میں لیوٹالسٹائی نے اپنی پہلی کتاب ''بچپن'' کے عنوان سے تالیف کی ''حاجی مراد'' اور قازاق میں اپنے بچپن کے ماحول کی عکاسی کی ہے 1855ء میں جنگ قرم کے حوالے سے ''سیفاستپول کی حکایات'' تحریر کی۔

1857ء تا 1861ء کے دوران اس نے جرمنی برطانیہ سوئٹزر لینڈ بیلجیم کی سیر و سیاحت کی اور مفکروں ادیبوں اور دانشوروں سے ملاقات کرکے ان کے حالات سے آگاہی حاصل کی 1861ء میں ہی اس نے صوفیہ سے شادی کی جو روس کے مشہور طبیب کی بیٹی تھی 1863ء تا 1869ء کے عرصہ کے دوران اس نے اپنی لافانی کتاب ''جنگ اور امن'' مکمل کی۔

1876ء میں اس کی کتاب ''انا کارینا'' منظر عام پر آئی جو اس کی تین سال کی محنت شاقہ کا ثمرہ تھی۔ اس کے بعد اس کی کتاب ''میرے اعتراف'' اور ''موت کے نام'' میں اس کے فکری تغیر رونما ہو رہا تھا۔ ان ہی برسوں کے دوران زندگی اور موت کے فلسفہ نے اس کے خیالات میں انقلاب برپا کر دیا ان افکار کا اس نے اپنی نئی تصانیف ''دین کیا ہے'' ''انسان کس کے ذریعے زندہ ہے'' ''موت کا منی فسٹو'' میں اظہار کیا۔

1910ء میں اپنی اہلیہ کو اڈیسا استبول کے مقام پر چھوڑ کر بلغاریہ جانے کا پروگرام بنا رہا تھا کہ شدید سردی کی وجہ سے ''سل'' کی بیماری میں مبتلا ہوگیا یوں عالم ادب کا یہ آسمان ٹالسٹائی 20 نومبر 1910ء کو استافو کے ریلوے اسٹیشن کے ایک چھوٹے سے کمرے میں اپنے خالق حقیقی سے جاملا۔

لیو ٹالسٹائی نے ادب میں شہرت پائی کہ اس کی زندگی میں ہی برٹش انسائیکلو پیڈیا میں جلد نمبر 33 میں لیوٹالسٹائی کے حالات اور نظریات کی تفصیل شائع ہوگئی ہندوستان میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب جو حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کے مخلص رفیق تھے اور انگریزی میں شائع ہونے والے اہم واقعات کا انگریزی سے اردو ترجمہ کرکے سنایا کرتے تھے۔ انہوں نے لیوٹالسٹائی کے مذہبی خیالات اور نظریات علم ہونے پر اس کو حضرت مسیح موعود کے دعویٰ کے بارے میں مورخہ 3۔ اپریل 1903ء کو ایک خط لکھا۔ ہوسکتا ہے کہ جب حضرت مسیح موعود کے ماموریت کا دعویٰ فرمایا تو آپ نے انگریزی میں ایک اشتہار جو بیس ہزار کی تعداد میں شائع ہوا تھا۔ اور دنیا بھر کے مشہور دانشوروں مفکروں حکومتی عہدیداران مذہبی سربراہوں اور مختلف مذاہب کے مذہبی علماء کو بھجوایا تھا وہاں لیوٹالسٹائی کو بھی بھجوایا ہو۔ ٹالسٹائی کے خیالات اور نظریات میں بتدریج تبدیلی کا باعث ہوا، ٹالسٹائی کے نام حضرت مفتی محمد صادق صاحب کا خط درج ذیل کیا جاتا ہے۔

جناب۔ میں نے آپ کے مذہبی خیالات کتاب برٹش انسائیکلو پیڈیا کے جلد نمبر 33 میں پڑھے ہیں جو کہ انہیں دنوں میں انگلستان میں طبع ہوئی ہے اور اس بات کے معلوم کرنے سے مجھے بہت خوشی ہوئی ہے کہ یورپ اور امریکہ کے ممالک پر جو تاریکی تثلیث نے ڈال رکھی ہے۔ اس کے درمیان کہیں کہیں خالص موتی بھی پائے جاتے ہیں جو کہ خدائے قادر ازلی ابدی ایک سچے معبود کے جلال کے اظہار کے لئے جھک رہے ہیں۔ سچی خوش حالی اور دعا کے متعلق آپ کے خیالات بالکل ایسے ہیں جیسے کہ ایک مومن مسلمان کے ہونے چاہئیں۔ میں آپ کے ساتھ ان باتوں میں بالکل متفق ہوں۔ کہ عیسیٰ مسیح ایک روحانی معلم تھا۔ (اس کے بعد قبر مسیح کا ذکر لکھا) اس تحقیقات کا اشتہار حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے کیا ہے۔ جو کہ توحید الٰہی کے سب سے بڑھ کر محافظ ہیں۔ اور جن کو خدائے قادر کی طرف سے مسیح موعود ہونے کا خطاب عطا کیا گیا ہے۔ کیونکہ ایک سچے خدا کی سچی محبت میں وہ کامل پائے گئے ہیں...... وہ سب جو اس مسیح پر ایمان لائیں گے خدا کی طرف سے برکتیں پائیں گے۔ پر جو کوئی انکار کریگا۔ اس پر غیور خدا کا غضب بھڑکے گا۔ میں آپ کو ایک علیحدہ پیکٹ میں خدا کے اس مقدس بندے کی تصویر بمعہ یسوع کی قبر کی تصویر کے روانہ کرتا ہوں۔ آپ کا جواب آنے پر میں بخوشی اور کتابیں آپ کو ارسال کروں گا۔

میں ہوں آپ کا خیرخواہ

مفتی محمد صادق از قادیان 28 اپریل 1903ء

اس خط کے جواب میں 29 جون کو مفصلہ ذیل خط کاؤنٹ ٹالسٹائی کی طرف سے آیا:۔

بخدمت مفتی محمد صادق صاحب

پیارے صاحب۔ آپ کا خط بمعہ مرزا غلام احمد صاحب کی تصویر اور میگزین ریویو آف ریلیجنز کے ایک نمونے کے پرچے کے ملا۔ وفات عیسیٰ کے ثبوت اور اس کی قبر کی تحقیقات میں مشغول ہونا بالکل بے فائدہ کوشش ہے۔ ہمیں معقول مذہبی تعلیم کی ضرورت ہے اور اگر مرزا غلام احمد صاحب کوئی نیا معقول مسئلہ پیش کریں گے۔ تو میں بڑی خوشی سے اس سے فائدہ اٹھانے کے لئے تیار ہوں۔ میگزین کے نمونے کے پرچے میں مجھے دو مضمون بہت ہی پسند آئے۔ یعنی گناہ سے کس طرح آزادی ہوسکتی ہے۔ اور آئندہ زندگی کے مضامین خصوصاً دوسرا مضمون مجھے بہت پسند آیا۔ نہایت ہی شاندار اور صداقت سے بھرے ہوئے خیالات ان مضامین میں ظاہر کئے گئے ہیں میں آپ کا نہایت ہی شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے یہ پرچہ بھیجا اور آپ کی چٹھی کے سبب بھی میں آپ کا بہت ہی شکر گذار ہوں۔

میں ہوں آپ کا مخلص ٹالسٹائی

از ملک روس 5 جون 1903ء

حضرت مفتی صاحب فرماتے ہیں کہ اس کا جواب میں نے پھر اسے لکھا۔ کہ مسیح کی کیا ضرورت ہے۔ اور قبر مسیح ناصری کا مشتہر کرنا کس واسطے ضروری ہے۔ میرے بیان کے ساتھ اس نے اتفاق کیا۔ اور اس کے بعد بہاء اللہ اور بابی مذہب کے متعلق اس نے مجھ سے دریافت کیا۔ کہ اسکے متعلق آپ کی کیا رائے ہے۔ جس کا جواب مفصل اسے لکھا گیا''۔

(ذکر حبیب از مفتی محمد صادق ص 399 تا 401)

حضرت مفتی صاحب نے اپنے خط میں ٹالسٹائی کو ریویو آف ریلیجنز کے شمارے بھجوانے کا ذکر فرمایا ہے۔

ٹالسٹائی کو ریویو آف ریلیجنز کے جنوری 1902ء کا شمارہ بھجوایا تھا۔ جس میں یہ مضمون شامل تھا

"How to get rid of the bondage of sin."

گناہ سے نجات کس طرح مل سکتی ہے۔

اس کے علاوہ مارچ اپریل جون جولائی اگست ستمبر کے شمارے بھجوائے گئے تھے۔ جن میں ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' کے مضمون کا انگریزی ترجمہ قسط وار شائع ہوا تھا ٹالسٹائی نے یہ مضمون پڑھ کر یہ تحریر کیا۔

"The ideas are very profound and very True"

یہ خیالات نہایت گہرے اور سچے ہیں

ٹالسٹائی کو اسلامی اصول کی فلاسفی کتابی صورت میں نہیں ملی تھی۔

اسلامی اصول کی فلاسفی کا انگریزی ترجمہ مولوی محمد علی صاحب ایم اے ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز نے کیا تھا اس پر نظر ثانی مسٹر محمد الیگزنڈر رسل وہب امریکہ اور حضرت مولوی شیر علی صاحب بی اے اور چوہدری غلام محمد سیالکوٹی صاحب نے کی تھی یہ ترجمہ 1910ء کے وسط میں لندن سے The teachings of Islam کے نام سے Lugac and G46 Great Russel street London سے شائع ہوا تھا

ایک دفعہ مولانا ظفر علی خاں کے والد جناب منشی سراج الدین صاحب بانی اخبار زمیندار نے ایک دلچسپ خط و کتابت کے عنوان سے کاؤنٹ ٹالسٹائی کی چٹھی جو اس نے روس سے حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے نام سے ارسال کی تھی درج کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔

''قرآن شریف کی تعلیم تو ساری معقول ہے امید ہے کہ مرزا صاحب اس کی معقولیت کاؤنٹ کے ذہن نشین کرنے میں کامیاب ہوں گے اکثر مسلمان مرزا صاحب کے مکفر یا سخت مخالف ہیں مگر یہ عجیب کفر ہے کہ اشاعت...... بھی کر رہا ہے

(اخبار زمیندار 16 اگست 1906ء)

اسی طرح جناب ایڈیٹر صاحب اخبار سینٹینل رانچی لکھتے ہیں۔

''قادیان کے نور و برکت کی حد بندی کرنے کی ضرورت نہیں تمام دنیا اس کو براہ راست یا بالواسطہ جانتی ہے کچھ عرصہ بیشتر یہ مقام زاویہ گمنامی میں پڑا ہوا تھا۔ لیکن اکسٹھ سال پہلے ایک روحانی کیفیت اس

تہذیب کے لحاظ سے پسماندہ جگہ میں ظاہر ہوئی اس کا ظہور مرزا غلام احمد کے وجود میں ہوا کاؤنٹ ٹالسٹائی روسی مفکر بھی ان لوگوں میں تھے جو آپ کے افکار عالیہ سے سیراب ہوئے ۔انہوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ جو شخص قادیان سے کلام کر رہا ہے وہ کوئی معمولی فانی انسان نہیں فی الحقیقت دنیا کے تمام مفکرین نے جن کو آپ کی کتب و تعلیم کے مطالعہ کا موقعہ ملا آپ میں معجزہ اور حقیقی راحت واطمینان پایا آپ نے دنیا پر ظاہر کیا کہ وہ خلیج جو خالق اور مخلوق کے درمیان وسیع ہوگئی اس کو پاٹنا آپ کی زندگی اور بعثت کا مقصد ہے

(the sentinel) رانچی 14 جولائی 1951ء

ٹالسٹائی کا ایک ڈاکٹر دوست ڈی بی ماکوفینسکی جس نے چھ برس لیو ٹالسٹائی کے ساتھ گزارے اس کی ایک کتاب (ٹالسٹائی کے ساتھ گزارے ماہ وسال 1904ء تا 1910) چار جلدوں میں لکھی ہے جو 1979ء میں ماسکو سے شائع ہوئی ۔جس میں ٹالسٹائی کے افکار ونظریات کا تفصیل کے ساتھ ذکر موجود ہے کہ وہ دنیا کے اہم مذاہب کی طرف متوجہ ہوتا ہے مذاہب کے بارے میں اس کا نظریہ ہے کہ ان مذاہب میں زندگی کے صاف ستھرے راستے متعین کئے گئے ہیں مگر بُعد زمانہ اور لوگوں نے اپنے مقاصد کے حصول کے لئے ان کی شکل کو بگاڑ دیا ہے اس میں وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام زرتشت ازم اور عیسائیت کے فلسفہ کا بھی ذکر کرتا ہے اس کتاب کے تیسری جلد میں ٹالسٹائی کا اپنے دوستوں کے ساتھ جو مکالمہ ہوتا تھا اسکا تفصیلی ذکر درج ہے تیسری جلد کے صفحہ 356 میں ابراہیم آغا کے خاندان اور اس کی بیوی جلینا وکیل وفا ''صوفیہ'' کے دکھ کا ذکر ہے ٹالسٹائی کا ڈاکٹر دوست لکھتا ہے۔

''13 مارچ 1909ء کو ٹالسٹائی نے اپنے دوستوں کو کہا کہ میں نے ایک ایسی ماں کا خط وصول کیا ہے جس کا کہنا ہے کہ ''اس کے بچوں کا باپ مسلمان ہے اور وہ عیسائی ہے اس کے دو بیٹے ہیں ایک طالب علم ہے اور دوسرا فوجی آفیسر اور دونوں ہی دین اسلام میں داخل ہونے کے لئے بضد ہیں۔''

اس مقام پر روسی ادیبہ اندریا فنا کہتی ہے کہ ''ممکن ہے کہ اس کے دونوں بیٹے اس لئے مسلمان ہونا چاہتے ہوں تا کہ شرعی طور پر ایک سے زائد شادیاں کر سکیں''

ٹالسٹائی بھی اس سلسلہ میں کہتا ہے کہ اس میں کیا حرج ہے ہمارے معاشرے میں بھی ایک سے زائد شادیاں کی جاتی ہیں......روسی ماں کے خط میں تفکیر کا بہت سا مواد ہے مجھ پر یہ بات ظاہر ہو چکی ہے کہ محمد (ﷺ) عیسائیت سے بہت بلند ہیں......وہ انسان کو الٰہ کا درجہ نہیں دیتے اپنے اور الٰہ کے درمیان فرق رکھتے ہیں مسلمان خود کہتے ہیں کہ اس کلمہ میں نہ کوئی کجی ہے اور نہ کوئی ترش راز۔

صوفیہ نے سوال کیا کہ کون سا دین افضل ہے عیسائیت یا اسلام؟

تو ٹالسٹائی کا جواب تھا۔

''میری حد تک یہ امر واضح ہے کہ اسلام افضل ہے ہر لحاظ سے اس کے بعد ایک طویل خاموشی کے بعد ٹالسٹائی نے کہا۔

''جب ہم عیسائیت اور اسلام کا موازنہ کرتے ہیں تو اسلام کو عیسائیت سے بلند اور ترقی یافتہ دین پاتے ہیں......اسلام نے میری بہت مدد کی ہے۔''

جس کتاب میں ٹالسٹائی کے ذہن پر گہرا اثر چھوڑا تھا وہ ہندی عالم عبداللہ سہروردی کی کتاب ''منتخب احادیث'' تھی ٹالسٹائی نے آخری عمر میں اس کتاب میں سے احادیث مبارکہ پر مشتمل ایک مجموعہ ترتیب دیا تھا یہ کتاب 1909ء میں بوسر یندک ادارے نے شائع کی تھی ٹالسٹائی کی تمام کتب بار بار شائع ہوتی رہیں اور دنیا کی بیشتر زبانوں میں تراجم بھی ہوتے رہے مگر یہ مجموعہ احادیث دوبارہ شائع نہیں ہوا ٹالسٹائی کی یہ کتاب 2005ء میں ترکی زبان میں ترجمہ ہو کر استنبول سے شائع ہوئی ہے۔

روسی فالاریا بروہوفا کے مطابق ٹالسٹائی نے مذہب پر غور وفکر کے نتیجہ کے بعد آخری عمر میں اسلام قبول کر لیا تھا اس بات کا ثبوت اس طرح بھی ملتا ہے کہ ٹالسٹائی نے اپنی موت سے قبل وصیت کی تھی کہ اسے ایک مسلمان کی مانند دفن کیا جائے جس کا ثبوت یہ ہے کہ ٹالسٹائی کی قبر پر عیسائی عقیدے کے مطابق صلیب نہیں لگائی گئی تھی۔

ٹالسٹائی کی وفات کے بعد روس کیمونزم کے غلبہ کی طرف بڑھ رہا تھا ٹالسٹائی کے نظریات سے متاثر ہو کر روسی کسان ہڑتالیں کر رہے تھے اور زمین کو کاشت کار کی ملکیت قرار دینے کے مطالبے زور پکڑ رہے تھے کسانوں کی جس دردناک حالت کا ٹالسٹائی نے اپنے ناولوں میں نقشہ کھینچا تھا وہ مارکسزم کو تقویت دے رہا تھا اس لئے ٹالسٹائی کے قبول اسلام کی خبر کو چھپانے کیلئے روسی حکومت نے بہت کوشش کی کہ کہیں ٹالسٹائی کے قبول اسلام کی خبر دنیا میں پھیل نہ پائے اور وہ اپنے مقاصد کے حصول کے لئے ٹالسٹائی کے نظریات وافکار کو بنیاد بنا کر مارکسزم کو روسی عوام میں پھیلانے کی جدوجہد کرتے رہے کہ کہیں وہ ناکام نہ ہو جائے اس لئے بعد میں آنے والی حکومتوں نے بھی ٹالسٹائی کے قبول اسلام کو چھپانے میں ہی عافیت سمجھی۔

نوید فتح

یقیں محکم ہے اس حسنِ حسیں پر
نوید فتح لکھی ہے جبیں پر
بہت پچھتاوا این و آں پہ ہوگا
کھلے گی جب حقیقت ہم نشیں پر
اسے انکار کی عادت پڑی ہے
مجھے شکوہ نہیں اس کی نہیں پر
عقیدت مند بھی ہے بدگماں بھی
یقیں آتا نہیں اس بے یقیں پر
وہ مجھ سے بڑھ کے مجھ کو جانتا ہے
کہ آئے رشک مجھ کو اس ذہیں پر
میں اس معصوم کا قائل ہوں اب بھی
مگر چھینٹے لہو کے آستیں پر
وہ آیا معذرت کرنے کو لیکن
نہیں قطرہ ندامت کا جبیں پر
حدوں سے ماورا ہے عشق تیرا
نگاہیں اس کی زلف عنبریں پر
رگِ جاں میں حرارت ہے یقیں کی
مدار اپنا نہیں نانِ جویں پر
گزر جائیں گے جاں سے اس سے پہلے
کہ انگلی کوئی اٹھے اس حسیں پر

ڈاکٹر فضل الرحمن بشیر

ایف بی ہومیو کلینک اینڈ سٹور طارق مارکیٹ ربوہ
E-mail:basitq@msn.com
www.fbhomoeo.com
فون: 047-6212750
ہومیو پیتھی اور اس سے متعلقہ سامان مثلاً گولیاں، ڈراپر، شیشیاں، پوٹینسی، بکس مدر ٹنکچر، کا کیشا Q ٹی بر Q
سچی بوٹی Q کتابیں بائیو کیمک ادویات۔ جرمن اور لوکل میں دستیاب ہیں۔ نیز تمام بیماریوں کا تسلی بخش علاج کیا جاتا ہے

FIRST FLIGHT EXPRESS
World Wide Courier Service
Through D.H.L Facility
احمدی احباب کے لئے خوشخبری
دنیا بھر میں آپ کے ڈاکومنٹس اور پارسل کارگو کی ترسیل کا آسان ذریعہ
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا، UK، سوئٹزرلینڈ نہایت ہی کم ریٹ
For free pickup just call:
Cell: 0304-4285332, 0300-4341851
214-A Ph II Main Peco Road
Model Town Lahore

فرحت علی جیولرز
اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ فون: 047-6213158

ماہر ڈاکٹرز کی آمد
مریم میڈیکل اینڈ سرجیکل سنٹر

معیاری ادویات میں با اعتماد نام
نیز نئی کاریں کرایہ پر دستیاب ہیں
نیو الکیمسٹس
ربوہ فون: 047-6211072

مین بازار ڈسکہ
مبارک جیولرز
فون: 052-6613871
امپورٹڈ دوبئی، مدراسی، سنگاپوری، بحرینی
اطالین بغیر ٹانکے کے دستیاب ہے
عابد جیولرز
فون رہائش: 6612571 فون دکان: 6619409

کلینکل لیبارٹری کا مکمل سامان
طاہر سرجیکل اینڈ سائنٹیفک ٹریڈرز
سٹی روڈ بلاک نمبر 10 سرگودھا پروپرائٹر: ظہیر احمد طاہر
فون 048-3726395-0483001316-0333-6781330
شوگر میٹر اور ہر قسم شوگر میٹر کی سٹرپس، ڈسپوزیبل
بلڈ پریشر میٹر، نیبولائزر، سرجیکل آلات، ہسپتال فرنیچر
ہسپتال کا تھیٹر آلات، ایب لگ، پروسولائیٹ
جانچنگ مشین، آلہ سماعت، وہیل چیئر، کموڈ چیئرز

پرسکون ماحول وسیع پارکنگ
گوندل بینکوئیٹ ہال اینڈ موبائل کیٹرنگ
خوبصورت انٹیریئر ڈیکوریشن اور لذیذ کھانوں کی زاہد وقار زبردست ایئر کنڈیشنڈ
047-6212758, 0300-7709458
0300-7704354, 0301-7979258
(بکنگ جاری ہے)

ڈینٹل سرجن ڈاکٹر وسیم احمد ثاقب
صبح 9 سے 2 تک بی ڈی ایس فیصل آباد
مجید کلینک گورونا تک پورہ
شام 6 سے 10 تک احمد ڈینٹل سرجری
ٹیڑھے دانتوں کا علاج فلسڈ بریسز سے کیا جاتا ہے
موبائل: 0300-9666540

الیس اللہ اور مولیٰ بس کی انگوٹھیاں تیار مل سکتی ہیں
دوکان: 047-6212040
گھر: 047-6211433
0304-3211433
احمد جیولرز اینڈ
گولڈ سمتھ ربوہ

ربوہ میں ایک منفرد اور اعلیٰ ذائقے کا مرکز
علی تکہ شاپ
تکی و شامی کباب، چکن تکہ کے ساتھ
اب نئی پیکنگ میں معیاری چکن اور بیف برگر
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6212041
پروپرائٹر: محمد اکبر

طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ
قائم شدہ 1958ء
فون: 047-6211538
تریاق اٹھرا: امراض اٹھرا کی کامیاب ترین دوا
نور نظر: اولاد نرینہ کی مشہور عالم گولیاں بفضلہ تعالیٰ
80% سے زائد نتائج۔ حب امید: معین حمل گولیاں
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

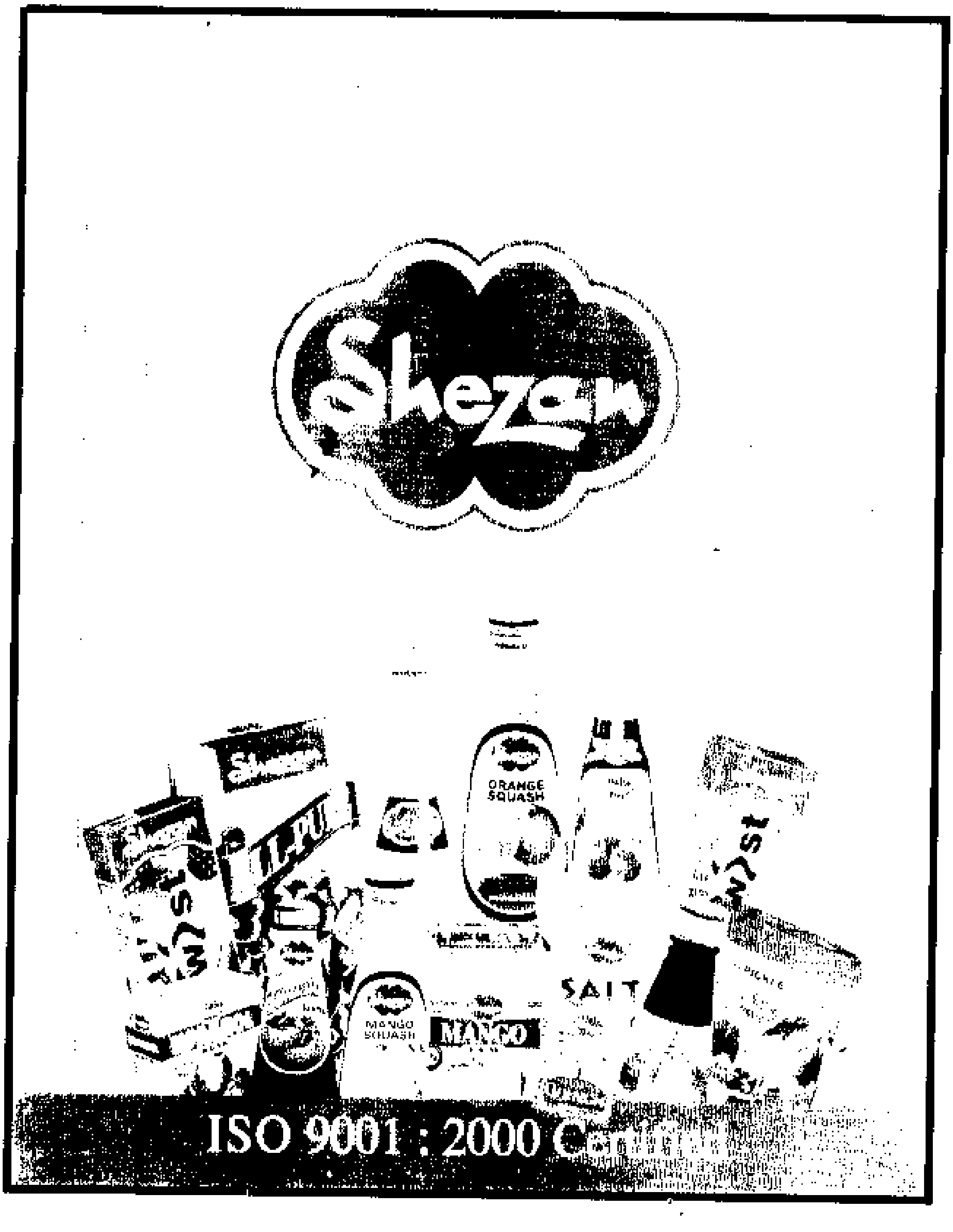

نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دکان 6212837 رہائش: 6214321

نادر موقع
ری پبلک کوکنگ سنٹر
دھوبی گھاٹ مین بازار فیصل آباد
فون نمبر: 0300-6652912 ، 0300-2635374

نورتن جیولرز ربوہ
فون گھر 6214214
دکان 6216216 047-6211971:

قیصر آٹوز QA
80 ریلی آٹو سنٹر
0300-8055848-042-7706202 فون آفس
طالب دعا: محمد یونس الیکس ہیڈ منیجر APL لاہور

خوشخبری
فیصل آباد اور لاہور ریٹ پر خریدنے کیلئے تشریف لائیں۔
ریفریجریٹر، سپلٹ A.C، اوون، واشنگ مشین D.V.D پلیئر، ٹی وی اور دیگر سامان الیکٹرونکس
نیو ربوہ الیکٹرونکس
ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: سمیع اللہ
فون نمبر: 047-6215934

طاہر پراپرٹی سنٹر
جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
پروپرائٹر۔ منیر احمد
Mob:0300 7704735
فون دکان: 6215634-6215378

اظہر ماربل فیکٹری
ہر قسم کی ماربل ورائٹی کیلئے خود فیکٹری میں تشریف لائیں
مارکیٹ میں ہمارا کوئی نمائندہ نہیں ہے
15/5 باب الابواب دارالصدر شاپ ربوہ
موبائل: 0301-7970377
فون فیکٹری: 6215713 گھر: 6215219
پروپرائٹر: رانا محمود احمد

نعیم آپٹیکل سروس
چشمے ڈاکٹری نسخہ کے مطابق لگائی جاتی ہیں
041-2642628
041-2613771
چوک کچہری بازار فیصل آباد

1970ء سے خالص سونے کے زیورات بنانے والے
البشیر جیولرز
گولڈن سٹریٹ ریل بازار چوک
فون شوروم: 049-4423173
فون رہائش: 049-4423359
موبائل: 0300-4146148-0301-4800757

اعلیٰ زیورات دلپسند نفاست اور جدت کے ساتھ
البشیرز ایچ جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
Mobile: 0321-7704270-0333-6717001
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز

الفردوس گارمنٹس Af
طالب دعا: حامد علی خان
7324448 85B

نواز سیٹلائٹ
پروپرائٹر شوکت ریاض قریشی
MTA کی کرسٹل کلیئر نشریات کیلئے ڈیجیٹل رسیور
سکیورٹی کیمرہ اور UPS بارعایت دستیاب ہیں
3 بال روڈ لاہور Off:042-7351722
Mob.0300-9419235

شاہین پرنٹنگ پیکجنگ اینڈ ورٹائزنگ
عبدالرزاق 0300-8469172
آصف محمود 0301-8469172
19.B شمع پلازہ 72 فیروز پور روڈ لاہور
042-7569172

گریس ایلومینیم
فون: 042-5153706
B-1 17-10
موبائل 0321-4469866-0300-9477683

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری ساتھی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان
12۔ نیگور پارک نکلسن روڈ لاہور
042-6306163-6368130 Fax:042-6368134
E-mail:amcpk@brain.net.pk
CELL#0300-4505055

معیاری اور پائیداری کیلئے تشریف لائیں
محمد شفیق کریانہ سٹور
مین بازار گوجر خان ضلع راولپنڈی
فون دکان 0513-510842 گھر 0513-511086
موبائل: 0300-9508024

عثمان الیکٹرونکس
MTA کی کرسٹل کلیئر نشریات کے لئے
4½ فٹ
T.V
سوبائل فون دستیاب ہیں
طالب دعا: انعام اللہ
7231680
7231681
7223204
Email:uepak@hotmail.com

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار
موسم سرما: صبح 9 بجے تا 4½ بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 1½ بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
E-mail:bilal@cpp.uk.net

اعلیٰ کوالٹی ہمارا معیار
لذیذ مٹھائیوں کا مرکز
شادی بیاہ اور تقریبات کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں
صبح کا ناشتہ حلوہ پوری بھی دستیاب ہے
محمود سویٹ شاپ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون شوروم 047-6215523-0300-7716335

Mian Bhai
میاں بھائی ہرکولیس
HERCULES
HR
GENUINE PARTS
آٹو پارٹس کی دنیا میں با اعتماد نام
آئل فلٹر
طالب دعا
042-7932514-5-6 فون
Fax:042-7932517 E-mail:mianbhai2001@yahoo.com

MBBS In China
Admissions open for March 2007 in Top Level Medical Universities Affiliated with W.H.O. I.M.E.D/ECFMG of USA & GMC of UK
*Jinggangshan University.
*Gannan Medical University.
*North Sichuan Medical College
Education Concern ®
Mr. Farrukh Luqman Cell#0301-4411770
829-C, Faisal Town, Lahore, Pakistan
042-5162310, Farrukh@educationconcern.com

بریکنگ نیوز
احمدی احباب کیلئے سپیشل شادی پیکج
جوسر بلینڈر
T.V ٹرالی
21" T.V کلر LG/Samsung
12CFT
مائیکرو ویو اوون
سینڈوچ میکر
الیکٹرک استری
ڈبل واشنگ مشین
صرف 42,000
پاکستان الیکٹرونکس
042-5118557
042-5124127
Mob:0321-4550127
26/2/c1
PEL

ناصر کمپیوٹرائزڈ ہومیو کلینک
ڈاکٹر مظفر احمد پال
ڈی۔ ایچ۔ ایم۔ ایس
آر۔ ایچ۔ ایم۔ پی
چاندنی چوک نمبر 2 لالہ موسیٰ ضلع گجرات

C.P.L 29-FD